تعلموا النحو کما تعلمون السنن والفرائض

(البیان والتبیین)

اردو خلاصہ

شرح مائۃ عامل

سوالاً جواباً

تالیف

ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق

مدرس الجامعۃ الحرمین اہلحدیث

دار الابلاغ

DARULIBLAGH

نظر ثانی

مولانا خالد بن بشیر مرجالوی

مولانا رحمت اللہ شاکر

تعلّموا النّحو كما تعلّمون السّنن والفرائض
(البيان والتبيين)
اردو خلاصہ
شرح مائة عامل
سوالاً جواباً
تالیف
ابو محمد عبد الغفار بن عبد الخالق
مدرس الجامعة الحرمين اهلحديث
نظر ثانی
مولانا خالد بن بشیر مرجالوی
مولانا رحمت اللہ شاکر
DARULIBLAGH
دار الابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان
فون: 4453358 -0300
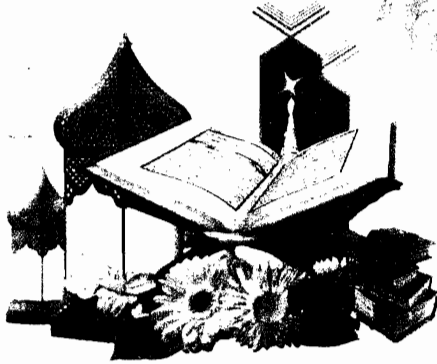
DARULIBLAGH

کتاب وسنت کی اشاعت کا مثالی ادارہ

شرح مائۃ عامل

اردو خلاصہ سوالاً جواباً

تالیف .... ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق
مدرس الجامعة الحرمين اهلحديث

نظرِ ثانی .... مولانا خالد بن بشیر مرجالوی
مولانا رحمت اللہ شاکر

اشاعتِ اول .... ستمبر 2014ء

دارالابلاغ پبلشرز اینڈ ڈسٹری بیوٹرز لاہور پاکستان 0300 4453358

فہرست مضامین

انتساب

تمام مشفق اساتذہ کرام خصوصاً استاذی وشیخی ،شیخ المشائخ، شیخ الحدیث والتفسیر حضرت مولانا عبدالحمید صاحب محدث ہزاروی (زید مجدہ و مد ظلہ العالی) ''شیخ الحدیث جامعہ محمدیہ اہلحدیث گوجرانوالہ'' اوراستاذی وشیخی محدث زماں، بخاری وقت حضرت مولانا حافظ عبدالمنان صاحب محدث نور پوری(سقی اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ) جن کے خرمن علم سے خوشہ چینی نصیب ہوئی اور مشفق والدین جن کی خصوصی توجہ،تربیت اور دعاؤں سے یہ بندہ ناچیز اس قابل ہوا۔

کتبہ

ابومحمد عبدالغفار بن عبدالخالق (عفی اللہ عنہ)

(مدرس الجامعۃ الحرمین اہلحدیث گوجرانوالہ)

حرفِ تمنا

مفید نصابی کتب کا سلسلہ ذہبیہ

اللہ کریم نے ہمیں مختلف مواقع پر دارالابلاغ کے پلیٹ فارم سے زندگی کے مختلف شعبوں سے متعلق قرآن و حدیث کی روشن تعلیمات پر مبنی کتب آپ کے سامنے پیش کرنے کی توفیق بخشی ہے۔ ان کتب کو خوب پسندیدگی اور پذیرائی بھی ملی اور سراہا گیا۔ بعض ہماری کتب کو مدارس کے تعلیمی نصاب کا حصہ بھی بنایا گیا۔ اس میں ہمارا کوئی کمال نہیں یہ صرف رب کریم کی رحمت ہی ہے جو ہر دم ہر قدم پر ہمارے شامل حال ہے۔

اب ادارہ دارالابلاغ کی ریسرچ ٹیم نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ تعلیمی مدارس کے طلبہ کے لیے بعض مفید علمی کتب نہایت سہل و آسان اور عام فہم پیرائے میں پیش کرے گی۔ ان کتب کی مدد سے مختلف مدارس کے طلبہ کو یقیناً مروجہ و متداولہ کتب کو سمجھنے میں بہت آسانی ہوگی۔ تعلیم کی طرف ان کا رجحان بڑھے گا، نصابی کتب کو بور اور غیر دلچسپ سمجھے جانے کے رجحان کی عملی طور پر نفی ہوگی۔ وہ اب نصابی کتب کو دلچسپ پیرائے میں پڑھیں گے، سمجھیں گے اور باتوں ہی باتوں میں اپنے اسباق یاد اور ذہن نشین کر کے اٹھیں گے ان شاء اللہ۔ پہلے مرحلے میں ہم درج ذیل کتب پیش کر رہے ہیں:

① امثال اصطلاحات المحدثین: مفید علمی اضافوں اور عام فہم علمی مثالوں کے اضافہ کے ساتھ۔

② نخبۃ الاحادیث: حفظِ حدیث کے شائقین طلبہ کے لیے ایک ایسے زاویے سے اس کو مرتب اور ڈیزائن کیا گیا ہے کہ طلبہ اسے مختلف طریقوں سے قرآنی آیات کی طرح زبانی یاد کر لیں اور ننھے منے "حافظ الحدیث" بن کر علم و عمل کا نمونہ بنیں۔

③ اصول حدیث: ایک نئے پیرائے، عام فہم سہل و آسان طریقے سے نامور عالم دین فضیلۃ الشیخ عمر فاروق سعیدی کے قلم سے اصول حدیث کا مفید تعارف و تعریف۔

④ بلوغ المرام: اعرابی غلطی سے بچنے اور حدیث کو پڑھنے پڑھانے کے لیے بلوغ

المرام درسی اعراب والی کہ جس میں علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کا احادیث پر حکم بھی ہے اور مکمل ومفصل تحقیق وتخریج بھی ہے۔

⑤ ان کے علاوہ اب ہم آپ کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں "**شرح مائة عامل** سوالاً جواباً"۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ منطق اور فلسفہ کی طرح **شرح مائة عامل** بھی خشک ومشکل مضمون ہے۔ اس کتاب میں عوامل کی بحث کو نہایت عام فہم وسہل انداز میں دلچسپ طریقے سے سوال و جواب کی شکل میں پیش کیا گیا ہے۔ مبتدی طالب علم جب اسے پڑھتا ہے تو اس قدر دلچسپ اور معلومات افزا پاتا ہے کہ اسے مطالعہ کے ساتھ ساتھ اصول وقوانین اور عوامل کی بحثیں یاد ہوجاتی ہیں۔ اسے ہر طالب علم پڑھے اور اپنے علم میں اضافہ اور پختگی پیدا کرے۔

⑥ طہارت و پاکیزگی کے مسائل (السید سابق رحمہ اللہ): علامہ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کی تعلیقات وتخریج اور ابوالحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کی نظر ثانی کے ساتھ، ایک خوبصورت اور جاذب نظر انداز میں۔

⑦ نماز کے مسائل (السید سابق رحمہ اللہ): مدارس کے نصاب میں شامل کتاب نئے سلیس ترجمہ، تحقیق وتخریج اور ناصر الدین البانی رحمہ اللہ کے احادیث پر حکم اور تحقیق وتخریج اور تعلیقات کے ساتھ اور مولانا مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ کی نظر ثانی کے بعد ایک نئے خوبصورت انداز میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

اللہ کریم سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اسی سلسلہ کی مزید مفید کتب کو پیش کرنے کی توفیق بخشے اور ہمارے اس سلسلہ ذھبیہ کو قبول ومنظور فرما کر ہمارے لیے باعث اجر وثواب بنائے۔ آمین یارب العالمین

والسلام
خادم کتاب وسنت
محمد طاہر نقاش
6 اگست 2014ء لاہور

تقریظ از: فضیلۃ الشیخ

مولانا رحمت اللہ شاکر صاحب (حفظہ اللہ)

عربی زبان بولنے، لکھنے اور سمجھنے میں نحو کو خاص اہمیت حاصل ہے۔یہی وجہ ہے کہ علم نحو میں مہارت رکھنے والے علماء نے اپنے اپنے ذوق کے مطابق کتابیں لکھیں اور مدارس نے انھیں اپنے نصاب کی زینت بنایا انھیں کتابوں میں سے ایک اہم ترین کتاب (**شرح مائۃ عامل**) ہے جو نحو کی ابتدائی کتابوں میں شمار ہوتی ہے عربی زبان پڑھنے اور سمجھنے میں انتہائی مفید و مؤثر ہے۔حالات بڑی تیزی سے تبدیل ہو رہے ہیں ہر کتاب کے ترجمے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے اسی بات کے پیش نظر عقیدہ واسطیہ ،اصول الشاشی اور ہدایۃ النحو سوال و جواب کی شکل میں مارکیٹ میں دستیاب ہیں۔

مولانا عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب ''مدرس الجامعۃ الحرمین اہل حدیث ماڈل ٹاؤن گوجرانوالہ'' نے بھی اس اہم ترین کتاب کو سوال و جواب کی شکل میں مرتب فرما کر اہم ترین کتاب کو آسان بنا دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نوجوان کی زندگی اور علم و عمل میں برکتیں نازل فرمائے اور دین حنیف کی زیادہ سے زیادہ خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور قبولیت سے نوازے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: رحمت اللہ شاکر

مدرس جامعہ اسلامیہ سلفیہ مسجد مکرم ماڈل ٹاؤن

گوجرنوالہ

تقریظ از: فضیلۃ الشیخ

مولانا خواجہ محمد عدنان صاحب (حفظہ اللہ)

(مدیر الجامعۃ الحرمین اہلحدیث)

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی خاتم النبیین محمد و الہ واصحابہ اجمعین امابعد:

احقر نے اس کتاب کو بہ نظر تحقیق دیکھا موصوف نے نہایت کاوش کے ساتھ عمدہ اور سلیس عبارت میں عوامل کو سمجھانے اور ذہن نشین کرانے کی کوشش کی ہے اور ہر قاعدہ کو سوال وجواب کی صورت میں پیش کیا ہے جس سے اس کتاب کو یاد کر لینے میں بڑی آسانی پیدا ہو جاتی ہے نیز اس طریقہ سے طلبہ کمال دلچسپی اور نہایت رغبت وشوق حاصل کریں گے۔

اور یہ کتاب متعلّمین و معلّمین کے لیے نہایت مفید ہے۔ مجھے موصوف کی اس محنت سے خوشی ہوئی ہے میں اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ مصنف کتاب ''جناب عبدالغفار بن عبدالخالق صاحب'' (مدرس الجامعۃ الحرمین اہلحدیث) کو شرح مائۃ عامل سوالاً جواباً کی اشاعت کے بعد اس فن میں مزید خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین یارب العالمین

خواجہ محمد عدنان

(مدیر الجامعۃ الحرمین اہلحدیث)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین وعلٰی اٰلہ وصحبہ اجمعین و من تبعھم باحسان الی یوم الدین امابعد:

کتاب وسنت کی زبان خالص عربی ہے اوراس کے جملہ احکام بھی خالص عربی میں ہیں اور ان کو حاصل کرنے کے لیے دیگر علوم کی طرح علم صرف ونحو بھی ایک امتیازی حیثیت رکھتا ہے قدیم زمانہ سے درسی کتابوں کی شروحات لکھنے کا رواج چلا آ رہا ہے کئی ایک کتب تو ایسی ہیں جن کی بیسیوں شروحات لکھی جا چکی ہیں لیکن اس کے باوجود ہر شرح کے بعد مزید کام کی ضرورت پڑتی ہے تو اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے بندہ ناچیز نے ایک حقیر سی کوشش کی کہ علم نحو کی ابتدائی کتاب (شرح مائۃ عامل) کو سوال وجواب کی شکل دے دی تا کہ عوامل کو سمجھنے میں آسانی ہو کیونکہ سوال وجواب کی صورت میں بات زیادہ ذہن نشین ہوتی ہے۔اور اس کتاب کو مزید بہتر بنانے کے لیے راقم الحروف نے دیگر کتب کے ساتھ ساتھ خاص طور پر مفتاح العوامل سے بھی استفادہ کیا ہے۔اللہ تعالیٰ اس کوشش کو کامیاب بنائے۔آمین

اور یہ اللہ احکم الحاکمین کا خصوصی کرم ہے کہ اس نے اپنے فضل سے اپنے اس بندہ ناچیز سے اپنے دین کا ادنیٰ سا کام لے لیا ورنہ میں اس قابل کہاں تھا کہ یہ کام کر سکتا۔اور اس کتاب کو سوال وجواب کی آسان شکل میں پیش کرنے کا مقصد اللہ تعالیٰ کے نزدیک قرب حاصل کرنا ہے کیونکہ یہ عربی لغت کو سمجھنے کا ذریعہ ہے جو ہمارے نبی سید ولد آدم ﷺ اور قرآن کی زبان ہے۔

اور میں اپنے تمام معاونین کا انتہائی مشکور ہوں خصوصاً استاذی، شیخ الحدیث والتفسیر

حضرت مولانا عبدالحمید صاحب محدث ہزاروی کہ جب احقر نے ان کو کتاب کی نظر ثانی کا کہا تو کتاب دیکھ کر کہنے لگے کہ اچھی محنت ہے تو انہی کے حکم سے استاذی الشیخ حضرت مولانا حافظ خالد بن بشیر مرجالوی صاحب نے اپنے قیمتی اوقات میں سے وقت نکال کر نظر ثانی کی اور اس سے قبل حضرت مولانا الشیخ رحمت اللہ شاکر صاحب نے بھی نظر ثانی کی اور اس کتاب کو حرف با حرف پڑھا اور مختلف مقامات پر قیمتی مشوروں سے نوازا اور اصلاح کی اللہ تعالیٰ ان سب کے علم وعمل میں برکت عطا کرے اور ان سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔

اور آخر میں اپنے محسن استاذ الشیخ خواجہ محمد عدنان بن فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا خواجہ محمد قاسم صاحب (مدیر الجامعة الحرمین اهلحدیث) کا بھی انتہائی مشکور ہوں جنہوں نے دور طالب علمی میں تدریس کا شوق دلا کر مجھے آج اس قابل بنایا کہ میں نے یہ کام کیا۔اور معزز قارئین سے گزارش ہے کہ دوران مطالعہ جہاں بھی سہو پائیں ضرور مطلع کریں تاکہ اگلے ایڈیشن میں اس کی اصلاح کی جاسکے۔

اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے تمام معاونین کو اجر جزیل عطا فرمائے اور ہم سب سے دین کا زیادہ سے زیادہ کام لے۔

آمین یارب العالمین

کتبہ: ابو محمد عبدالغفار بن عبدالخالق (عفی اللہ عنہ)

(مدرس الجامعۃ الحرمین اہلحدیث ماڈل ٹاؤن)

ابتدائی باتیں

سوال......:شرح مائۃ عامل کے مصنف کا کیا نام ہے؟

جواب......:شرح مائۃ عامل کے مصنف کا نام امام عبدالقاہر بن عبدالرحمن جرجانی ہے۔

سوال......:شرح مائۃ عامل سے کیا مراد ہے؟

جواب......:اس سے مراد نحو کے سو عامل کی شرح (وضاحت) ہے۔

عوامل کی تقسیم

سوال......:ان عوامل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:ان عوامل کی دو قسمیں ہیں ❶ لفظی ❷ معنوی۔

سوال......:لفظی عوامل سے کیا مراد ہے؟

جواب......:لفظی عوامل سے مراد وہ عوامل ہیں جن کا تلفظ ہو سکے مثلاً حروف جارہ،حروف ناصبہ،وغیرہ۔

سوال......:لفظی عوامل کتنے ہیں؟

جواب......:لفظی عوامل اٹھانوے (۹۸) ہیں۔

سوال......:معنوی عوامل کتنے ہیں؟

جواب......:معنوی عوامل دو (۲) ہیں۔

سوال......:لفظی عوامل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......:لفظی عوامل کی دو قسمیں ہیں: ① سماعی ② قیاسی۔

سوال......:سماعی عوامل سے کیا مراد ہے؟

جواب......: سماعی عوامل وہ ہیں جو عربوں (اہل زبان) کے سماع سے معلوم ہوں اور ان کا کوئی قاعدہ نہ ہو۔

سوال......: سماعی عوامل کتنے ہیں؟

جواب......: سماعی عوامل اکانوے (۹۱) ہیں۔

سوال......: قیاسی عوامل کتنے ہیں؟

جواب......: قیاسی عوامل سات (۷) ہیں۔

سوال......: سماعی عوامل کی کتنی قسمیں ہیں؟

جواب......: سماعی عوامل کی تیرہ (۱۳) قسمیں ہیں۔

النوع الاول: پہلی قسم:

حروف جارہ

سوال......: سماعی عوامل کی پہلی قسم کن حروف کے بارے میں ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی پہلی قسم حروف جارہ کے بارے میں ہے۔

سوال......: حروف جارہ کی وجہ تسمیہ کیا ہے؟

جواب......: ان حروف کو جارہ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ جر کا معنی ہے کھینچنا اور یہ حروف بھی فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو اپنے مدخول کی طرف کھینچتے ہیں اور ان کا دوسرا نام حروف اضافت بھی ہے اس لئے کہ اضافت کہ معنی ہیں ملانا تو یہ حروف بھی فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو اپنے معمول سے ملا دیتے ہیں اور یہ فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو کھینچ کر اسم تک پہنچانے کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

مثلاً (مَرَرْتُ بِحَمَّادٍ) میں حماد کے پاس سے گزرا۔اس میں باء حرف جر ہے اور یہ فعل کے معنی کو اسم تک پہنچانے کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

سوال......: حروف جارہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: حروف جارہ صرف اسم کو جر (کسرہ) دیتے ہیں۔

سوال......: حروف جارہ کتنے ہیں؟

جواب......: حروف جارہ سترہ (۱۷) ہیں۔

❶ حرف جر ”باء“

سوال......: حروف جارہ میں سے پہلا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے پہلا حرف باء ہے۔

سوال ......: باء کے کتنے معانی ہیں؟

جواب ......: باء کے معروف دس معانی ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

① الصاق ② استعانت ③ تعلیل ④ مصاحبت ⑤ تعدیہ ⑥ مقابلہ ⑦ قسم ⑧ استعطاف ⑨ ظرفیت ⑩ زیادت

① الصاق: (دو چیزوں کا ملنا) حقیقتاً مثلاً (بِهِ دَاءٌ) اس کو بیماری لاحق ہے۔ اور مجازاً مثلاً (مَرَرْتُ بِحَمَّادٍ) میں حماد کے پاس سے گزرا۔

② استعانت: (مدد طلب کرنا) مثلاً (كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ) میں نے قلم کے ساتھ لکھا۔

③ تعلیل: (علت بیان کرنا) مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿إِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ أَنفُسَكُم بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ﴾ (البقرة:٥٤) ''بے شک تم نے بچھڑے کو اپنے پکڑنے کے ساتھ اپنی جانوں پر ظلم کیا۔''

④ مصاحبت: (ساتھ ہونا) مثلاً (اِشْتَرَيْتُ الْفَرَسَ بِسَرْجِهِ) میں نے مع زین گھوڑا خریدا۔

⑤ تعدیہ: (لازم کو متعدی کرنا) مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ﴾ (البقرة:١٧) تو اللہ ان کے نور کو لے گیا۔

⑥ مقابلہ (عوض) مثلاً (اِشْتَرَيْتُ الْعَبْدَ بِالْفَرَسِ) میں نے غلام کے بدلے (عوض) گھوڑا خریدا۔

⑦ قسم مثلاً (بِاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا) اللہ کی قسم میں ضرور ایسا کروں گا۔ (اسے باء قسمیہ بھی کہتے ہیں۔)

⑧ استعطاف (نرمی طلب کرنا) مثلاً (اِرْحَمْ بِحَمَّادٍ) تو حماد پر رحم کر۔

⑨ ظرفیت مثلاً (حَمَّادٌ بِالْبَلَدِ) حماد شہر میں ہے۔

⑩ زیادۃ (باء کا زائد ہونا) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾ (البقرة:١٩٤) اور اپنے ہاتھوں کو ہلاکت کی طرف مت ڈالو۔

۲ حرف جر ''لام''

سوال......: حروف جارہ میں سے دوسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے دوسرا حرف لام ہے۔

سوال......: حرف جر لام کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: لام کے مندرجہ ذیل پانچ معانی ہیں:

① اختصاص ② زیادۃ ③ تعلیل ④ قسم ⑤ معاقبہ

① اختصاص: (خاص ہونا) مثلاً (اَلْجُلُّ لِلْفَرَسِ) جھل گھوڑے کے لیے ہے۔

② زیادۃ (زائد ہونا) مثلاً (رَدِفَ لَكُمْ) وہ تمہارا ردیف بنا (ردیف، تابع یا سواری کے پیچھے بیٹھنے والا) (یہ باء کے مشابہ ہے۔)

③ تعلیل مثلاً (جِئْتُكَ لِإِكْرَامِكَ) میں تیرے پاس آیا اس لیے کہ تیری عزت (اکرام) کروں۔ (یہ باء کے مشابہ ہے۔)

④ قسم مثلاً (لِلّٰهِ لَا يُؤَخِّرُ الْأَجَلُ) اللہ کی قسم موت تاخیر نہیں کرتی۔ (یہ باء کے مشابہ ہے۔)

⑤ معاقبہ (انجام بتانا) مثلاً (لَزِمَ الشَّرَّ لِلشَّقَاوَةِ) اس نے شر کو بدبختی کے انجام کے لیے لازم پکڑا۔

۳ حرف جر ''مِنْ''

سوال......: حروف جارہ میں سے تیسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے تیسرا حرف مِنْ ہے۔

سوال......: مِنْ کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: مِنْ کے مندرجہ ذیل چار معانی ہیں:

① ابتداء غایت ② تبعیض ③ تبیین ④ زیادۃ

① ابتداء غایت (مقصد کی ابتداء) مثلاً (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ) میں بصرہ سے کوفہ تک چلا۔

② تبعیض (بعض) مثلاً (أَخَذْتُ مِنَ الدَّرَاهِمِ) میں نے کچھ درھم لیے۔ (أَيْ بَعْضَ الدَّرَاهِمِ) یعنی بعض درھم۔

③ تبیین (بیان کرنا) مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ﴾ (الحج: ۳۰) پس بتوں کی گندگی سے بچو۔ (أَيِ الرِّجْسَ الَّذِيْ هُوَ الْأَوْثَانُ) یعنی یہ بت بذات خود گندگی ہیں۔ (اس کو من بیانیہ بھی کہتے ہیں۔)

④ زیادۃ (زائد ہونا) مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ﴾ (ال عمران: ۳۱) اور وہ تمہیں تمہارے گناہ بخش دے گا۔ (یہ باء اور لام کے مشابہ ہے۔)

۴ حرف جر "إِلٰى"

سوال......: حروف جارہ میں سے چوتھا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے چوتھا حرف إِلٰى ہے۔

سوال......: إِلٰى کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: إِلٰى کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

① انتہاء غایت ② مصاحبت

① انتہاء غایت: (مقصد کی انتہاء) مکان میں مثلاً (سِرْتُ مِنَ الْبَصْرَةِ إِلَى الْكُوْفَةِ) میں بصرہ سے کوفہ تک چلا۔

② مصاحبت: مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿وَلَا تَأْكُلُوْا أَمْوَالَهُمْ إِلٰى أَمْوَالِكُمْ﴾ (النساء: ۲) اور نہ ان کے اموال اپنے مالوں سے ملا کر کھاؤ۔ (أَيْ مَعَ أَمْوَالِكُمْ) یعنی اپنے مالوں کے ساتھ یتیموں کے مال ملا کر نہ کھاؤ۔ (یہ باء کے مشابہ ہے۔)

سوال......: إِلٰی کا مابعد اس کے ماقبل میں کب داخل ہوتا ہے؟

جواب......: جب إِلٰی بمعنی مع ہو اور اس کا ما بعد اس کے ماقبل کی جنس سے ہو تو اس کا ما بعد، ماقبل کے حکم میں داخل ہوتا ہے۔

مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ﴾ (المائدة:٦) تو منہ اور اپنے ہاتھ کہنیوں تک دھولو۔ یعنی کہنیوں سمیت۔

سوال......: إِلٰی کا مابعد اس کے ماقبل میں کب داخل نہیں ہوتا ہے؟

جواب......: جب إِلٰی کا ما بعد اس کے ماقبل کی جنس سے نہ ہو تو اس کا ما بعد، ماقبل کے حکم میں داخل نہیں ہوتا۔

مثلاً اللہ تعالی کا قول: ﴿ثُمَّ اَتِمُّوا الصِّيَامَ اِلَى الَّيْلِ ج﴾ (البقرة:١٨٧) پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔

سوال......: کیا إِلٰی اسم ضمیر پر داخل ہوتا ہے؟

جواب......: إِلٰی اسم ظاہر و اسم ضمیر دونوں پر داخل ہوتا ہے۔ جبکہ حتّٰی اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے اسم ضمیر پر داخل نہیں ہوتا تو (إِلَيهِ) کہا جائے گا۔ (حَتَّاهُ) نہیں کہا جائے گا۔

۵ حرف جر "حَتّٰی"

سوال......: حروف جارہ میں سے پانچواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جر میں سے پانچواں حرف حَتّٰی ہے۔

سوال......: حَتّٰی کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: حَتّٰی کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

① انتہاء غایت ② مصاحبت

① انتہاء غایت (زمان یا مکان میں مقصد کی انتہاء) زمان میں مثلاً (نِمْتُ الْبَارِحَةَ حَتَّى الصَّبَاحِ) میں گزشتہ رات صبح تک سویا رہا۔

اور مکان میں مثلاً (سِرْتُ البَلَدَ حَتّٰی السُّوْقِ) میں شہر میں بازار تک چلا۔

② مصاحبت مثلاً (قَرَأْتُ وِرْدِی حَتَّی الدُّعَاءِ) میں نے اپنا ورد (وظیفہ) دعا سمیت پڑھا۔(أَیْ مَعَ الدُّعَاءِ) یعنی دعا بھی ساتھ پڑھی۔(اس معنی میں یہ باء اور لام کے مشابہ ہے)

سوال......: حَتّٰی۔ کے ماقبل اور مابعد کا کیا حکم ہے؟

جواب......: حَتّٰی کا مابعد (جب آخری جزء ہوتو) ماقبل میں داخل ہوتا ہے۔

مثلاً (اَكَلْتُ السَّمَكَةَ حَتّٰی رَاسِهَا) میں نے مچھلی کھائی حتی کہ اس کا سر بھی کھا لیا اور (جب آخری جزء سے اتصال ہو) تو داخل نہیں ہوگا۔

مثلاً (نِمْتُ البَارِحَةَ حَتَّی الصَّبَاحِ) میں گزشتہ رات صبح تک سویا رہا۔(یعنی جب صبح ہوئی تو بیدار ہوا)

سوال......: کیا حَتّٰی اسم ضمیر پر داخل ہوتا ہے؟

جواب......: حَتّٰی اسم ظاہر کے ساتھ خاص ہے اسم ضمیر پر نہیں آتا۔ جبکہ إِلٰی اسم ظاہر و اسم ضمیر دونوں پر آتا ہے تو (حَتَّاهُ) نہیں کہا جائے گا اور (إِلَيْهِ) کہا جائے گا۔

❻ حرف جر ''عَلٰی''

سوال......: حروف جارہ میں سے چھٹا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے چھٹا حرف عَلٰی ہے۔

سوال......: عَلٰی کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: عَلٰی کے مندرجہ ذیل تین معانی ہیں:

① استعلاء ② بمعنی باء ③ بمعنی فِیْ

① استعلاء (بلند ہونا) حقیقتاً مثلاً (حَامِدٌ عَلَی السَّطْحِ) حامد چھت پر ہے۔ اور مجازاً مثلاً (عَلَيْهِ دَيْنٌ) اس پر قرض ہے۔

② عَلٰی بمعنی باء مثلاً (مَرَرْتُ عَلَيْهِ) میں اس کے پاس سے گزرا۔

③ عَلٰی بمعنی فِیْ مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ﴾ (البقرۃ:۲۸۳) اوراگر تم کسی سفر پر ہو۔یعنی سفر میں۔

◆۷ حرف جر ''عَنْ''

سوال……: حروف جارہ میں سے ساتواں حرف کون سا ہے؟

جواب……: حروف جارہ میں سے ساتواں حرف عَنْ ہے۔

سوال……: عَنْ کے کتنے معانی ہیں؟

جواب……: عَنْ کا مندرجہ ذیل ایک معنی ہے:

① بُعد اور مُجاوَزۃ (دوری اور گزرنا) مثلاً (رَمَيْتُ السَّهْمَ عَنِ الْقَوْسِ) میں نے کمان سے تیر پھینکا۔

◆۸ حرف جر ''فِيْ''

سوال……: حروف جارہ میں سے آٹھواں حرف کون سا ہے؟

جواب……: حروف جارہ میں سے آٹھواں حرف فِيْ ہے۔

سوال……: فِيْ کے کتنے معانی ہیں؟

جواب……: فِيْ کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

① ظرفیت ② استعلاء

① ظرفیت مثلاً (اَلْمَالُ فِي الْكِيْسِ) مال تھیلی میں ہے اور (نَظَرْتُ فِي الْكِتَابِ) میں نے کتاب پر دیکھا۔

② استعلاء (بمعنی علی) مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرعون کی بات نقل کی: ﴿وَّلَاُصَلِّبَنَّكُمْ فِيْ جُذُوْعِ النَّخْلِ﴾ (طٰہ:۷۱) اور میں ضرور ہر صورت تمہیں کھجور کے تنوں پر بری طرح سولی دوں گا۔

⑨ حرف جر ''کاف''

سوال......: حروف جارہ میں سے نواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے نواں حرف کاف ہے۔

سوال......: کاف کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: کاف کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

① تشبیہ ② زائد

① تشبیہ مثلاً (حَمَّادٌ کَالْأَسَدِ) حماد شیر جیسا ہے۔

② زائد (یعنی زائد ہوتا ہے) مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ ۚ﴾ (الشوریٰ: ۱۱) اس کی مثل کوئی چیز نہیں۔

⑩، ⑪ حرف جر ''مُذْ، مُنْذُ''

سوال......: حروف جارہ میں سے دسواں اور گیارہواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے دسواں اور گیارہواں حرف مُذْ، مُنْذُ ہے۔

سوال......: مُذْ اور مُنْذُ کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: مُذْ اور مُنْذُ کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

① ابتداء غایت ② جمیع مدت

① ابتداء غایت (زمانہ ماضی میں) مثلاً (مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَةِ اَوْ مُنْذُ یَوْمِ الْجُمُعَةِ) میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔ یعنی میرے اس کو نہ دیکھنے کی ابتداء جمعہ کے دن سے ہوئی جواب تک جاری ہے۔

② جمیع مدت (مکمل، پوری مدت کے لیے) مثلاً (مَا رَأَیْتُهٗ مُذْ یَوْمَیْنِ اَوْ مُنْذُ یَوْمَیْنِ) میں نے اس کو دو دن سے نہیں دیکھا (یعنی میری اس کو نہ دیکھنے کی مکمل مدت دو دن ہے۔)

⑫ حرف جر "رُبَّ"

سوال......: حروف جارہ میں سے بارہواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے بارہواں حرف رُبَّ ہے۔

سوال......: رُبَّ کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: رُبَّ کا مندرجہ ذیل ایک معنی ہے:

① تقلیل (قلت) مثلاً (رُبَّ رَجُلٍ کَرِیْمٍ لَقِیْتُہُ) کریم (عزت والے) آدمی کم ہیں جن سے میں ملا ہوں۔

نوٹ:......بعض نسخوں میں ہے کہ رُبَّ کبھی تکثیر کے لیے بھی آتا ہے۔

مثلاً (رُبَّ مَالٍ صَرَفْتُہُ) میں نے بہت زیادہ مال خرچ کیا۔

سوال......: رُبَّ جب تقلیل کے لیے آتا ہے تو اس کا مجرور اور متعلق کیا ہوتا ہے؟

جواب......: رُبَّ جب قلت کے لیے آتا ہے تو اس کا مجرور ہمیشہ نکرہ موصوفہ اور اس کا متعلق ہمیشہ فعل ماضی ہوتا ہے۔

سوال......: رُبَّ جب ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے تو اس کی تمیز کیا ہوتی ہے؟

جواب......: رُبَّ جب ضمیر مبہم پر داخل ہوتا ہے تو اس صورت میں اس کی تمیز صرف نکرہ موصوفہ ہوتی ہے۔ جو ضمیر کے ابہام کو رفع (دور) کرتی۔

مثلاً (رُبَّہُ رَجُلاً جَوَادًا) سخی آدمی بہت کم ہیں جن سے میں ملا ہوں۔ (یہاں جوابِ رُبَّ (لَقِیْتُہُ) محذوف ہے)

⑬ حرف جر "واوٗ"

سوال......: حروف جارہ میں سے تیرہواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے تیرہواں حرف واوٗ ہے۔

سوال......: واؤ کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: واؤ کے مندرجہ ذیل دو معانی ہیں:

① قسم ② واؤ بمعنی رُبَّ

① قسم مثلاً (وَاللّٰهِ لَأَشْرَبَنَّ اللَّبَنَ) اللہ کی قسم میں ضرور بالضرور دودھ پیوں گا۔

سوال......: کیا واؤ اسم ضمیر پر داخل ہوتی ہے؟

جواب......: واؤ حَتّٰی کی طرح صرف اسم ظاہر پر آتی ہے اسم ضمیر پر نہیں آتی۔

② واؤ بمعنی رُبَّ مثلاً (وَعَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) کم ہی عالم ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔ (أَيْ رُبَّ عَالِمٍ يَعْمَلُ بِعِلْمِهٖ) یعنی کم ہی عالم ہیں جو اپنے علم پر عمل کرتے ہیں۔

۱۴ حرف جر "تاء"

سوال......: حروف جارہ میں سے چودھواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف جارہ میں سے چودھواں حرف تاء ہے۔

سوال......: تاء کے کتنے معانی ہیں؟

جواب......: تاء کا مندرجہ ذیل ایک معنی ہے:

① قسم مثلاً (تَاللّٰهِ لَأَضْرِبَنَّ حَمَّادًا) اللہ کی قسم میں حماد کو ضرور ہی ماروں گا۔

سوال......: کیا تاء اسم ظاہر و اسم ضمیر پر داخل ہوتی ہے؟

جواب......: تاء صرف اللہ کے نام پر آتی ہے اسم ظاہر اسم ضمیر پر نہیں آتی۔

جواب قسم

سوال......: کیا قسم کے لیے جواب قسم کی ضرورت ہوتی ہے؟

جواب......: قسم کے لیے جواب قسم ضروری ہوتا ہے۔

سوال......: جواب قسم کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب......: جواب قسم کی پانچ حالتیں ہیں۔

سوال......: جواب قسم کی یہ پانچ حالتیں کون کون سی ہیں؟

جواب......: جواب قسم کی پانچ حالتیں مندرجہ ذیل ہیں:

① جملہ اسمیہ مثبتہ ② جملہ اسمیہ منفیہ ③ جملہ فعلیہ مثبتہ ④ جملہ فعایہ ماضی منفی ⑤ جملہ فعلیہ مضارع منفی۔

سوال......: جواب قسم جب جملہ اسمیہ مثبتہ ہوتو اس کا آغاز کس حرف سے ہوتا ہے؟

جواب......: جواب قسم جب جملہ اسمیہ مثبتہ ہوتو لازمی طور پر اس کا آغاز إِنَّ یا لام ابتداء سے ہوتا ہے۔

مثلاً (وَاللّٰهِ إِنَّ حَمَّادًا قَائِمٌ) اللہ کی قسم یقینا حماد کھڑا ہے۔

(وَاللّٰهِ لَحَمَّادٌ قَائِمٌ) اللہ کی قسم البتہ حماد کھڑا ہے۔

سوال......: جواب قسم جب جملہ اسمیہ منفیہ ہوتو اس کا آغاز کس حرف سے ہوتا ہے؟

جواب......: جواب قسم جب جملہ اسمیہ منفیہ ہوتو اس کا آغاز مَا یالَا یا إِنْ سے ہوتا ہے۔

مثلاً (وَاللّٰهِ مَا حَمَّادٌ قَائِمًا) اللہ کی قسم حماد کھڑا نہیں ہے۔

(وَاللّٰهِ لَا حَمَّادٌ فِي الدَّارِ وَلَا حَامِدٌ) اللہ کی قسم نہ حماد گھر میں ہے اور نہ حامد۔

(وَاللّٰهِ إِنْ حَمَّادٌ قَائِمٌ) اللہ کی قسم حماد کھڑا نہیں ہے۔

سوال......: جواب قسم جب جملہ فعلیہ مثبتہ ہوتو اس کا آغاز کس حرف سے ہوتا ہے؟

جواب......: جواب قسم جب جملہ فعلیہ مثبتہ ہوتو اس کا آغاز لام اور قَدْ یا صرف لام سے ہوتا ہے۔

مثلاً (وَاللّٰهِ لَقَدْ قَامَ حَمَّادٌ) اللہ کی قسم البتہ تحقیق حماد کھڑا ہے۔

(وَاللّٰهِ لَأَفْعَلَنَّ كَذَا) اللہ کی قسم ضرور بالضرور میں ایسے 'کوئی کام' کروں گا۔

سوال......: جواب قسم جب جملہ فعلیہ ماضی منفی ہوتو اس کا آغاز کس حرف سے ہوتا ہے؟

جواب......: جب جواب قسم جملہ فعلیہ ماضی منفی ہوتو اس کا آغاز ما سے ہوتا ہے۔ مثلاً

(وَاللّٰهِ مَا قَامَ حَمَّادٌ) اللہ کی قسم حماد کھڑا نہیں ہوا۔

سوال……: جواب قسم جب جملہ فعلیہ مضارع منفی ہو تو اس کا آغاز کس حرف سے ہوتا ہے؟

جواب……: جب جواب قسم جملہ فعلیہ مضارع منفی ہو تو اس کا آغاز مَا یا لَا یا لَنْ سے ہوتا ہے۔

مثلاً (وَاللّٰهِ مَا أَفْعَلَنَّ كَذَا) اللہ کی قسم میں ہرگز ایسے نہیں کروں گا۔

(وَاللّٰهِ لَا أَفْعَلَنَّ كَذَا) اللہ کی قسم میں ہرگز ایسے نہیں کروں گا۔

(وَاللّٰهِ لَنْ أَفْعَلَنَّ كَذَا) اللہ کی قسم میں ہرگز ایسے نہیں کروں گا۔

سوال……: جواب قسم کب محذوف ہوتا ہے؟

جواب……: جب قسم سے پہلے ایسا جملہ ہو جو مماثل جواب ہو تو وہاں جواب قسم محذوف ہوتا ہے۔

مثلاً (حَامِدٌ عَالِمٌ وَاللّٰهِ) حامد عالم ہے اللہ کی قسم۔

یعنی (وَاللّٰهِ إِنَّ حَامِدًا عَالِمٌ) اللہ کی قسم یقینا حامد عالم ہے۔

یا قسم مماثل جواب جملہ کے درمیان واقع ہو تو وہاں بھی جواب قسم محذوف ہوگا

مثلاً (حَامِدٌ وَاللّٰهِ عَالِمٌ) حامد اللہ کی قسم عالم ہے۔

یعنی (وَاللّٰهِ إِنَّ حَامِدًا عَالِمٌ) اللہ کی قسم یقینا حامد عالم ہے۔

۱۵، ۱۶، ۱۷ حرف جر ”حَاشَا، خَلَا، عَدَا“

سوال……: حروف جارہ میں سے پندرہواں، سولہواں اور سترہواں حرف کون سا ہے؟

جواب……: حروف جارہ میں سے پندرہواں حرف حَاشَا، سولہواں خَلَا اور سترہواں عَدَا ہے۔

سوال……: حَاشَا، خَلَا اور عَدَا کے کتنے معانی ہیں؟

جواب……: حَاشَا، خَلَا اور عَدَا کا مندرجہ ذیل ایک معنی ہے:

① استثناء مثلاً (جَآءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا حَمَّادٍ وَخَلَا حَمَّادٍ وَعَدَا حَمَّادٍ) میرے پاس حماد کے علاوہ (سواء) باقی (ساری) قوم آئی۔

سوال......: حَاشَا، خَلَا اور عَدَا میں کیا اختلاف ہے؟

جواب......: اس میں دو باتیں ہیں:

① بعض کہتے ہیں جب یہ درمیان کلام میں آئیں اور ان سے پہلے مَا (مصدریہ) نہ ہو تو یہ بذات خود افعال ہوتے ہیں اور ان کے بعد والا اسم مفعول ہونے کی بناء پر منصوب ہوتا ہے اور ان کا فاعل وہ ضمیر ہے جو ہمیشہ ان میں پوشیدہ ہوتی ہے۔

مثلاً (جَآءَ نِي الْقَوْمُ حَاشَا حَمَّادًا وَخَلَا حَمَّادًا وَعَدَا حَمَّادًا) میرے پاس قوم آئی اور اس کا فعل (مجئی) حماد سے الگ رہا یعنی حماد نہیں آیا باقی سب آئے۔

② جب خَلَا اور عَدَا سے پہلے مَا (مصدریہ) ہو تو یہ فعلیت کے لیے متعین ہوتے ہیں (استثناء کا احتمال ختم ہو جاتا ہے)

مثلاً (جَآءَ نِي الْقَوْمُ مَاحَاشَا حَمَّادٍ وَمَاخَلَا حَمَّادٍ وَمَاعَدَا حَمَّادٍ) اور جب خَلَا اور عَدَا شروع کلام میں آجائیں تو یہ فعلیت کے لیے متعین ہوتے ہیں (استثناء کا احتمال ختم ہو جاتا ہے)

مثلاً (خَلَا الْبَيْتُ حَمَّادًا) گھر حماد سے خالی ہوا۔ (عَدَا الْقَوْمُ حَمَّادًا) قوم حماد سے آگے نکل گئی۔

سوال......: حروف جارہ کو ایک شعر میں ذکر کریں؟

جواب......: حروف جارہ کا شعر

باؤ تاؤ کاف لام واو منذ مذ خلا رُبَّ

حاشا من عدا فی عن علی حتی الی

[۱۷ عوامل ہو گئے]

النوع الثانی: دوسری قسم:

حروف مشبہ بالفعل

سوال ......: سماعی عوامل کی دوسری قسم کن حروف کے بارے میں ہے؟

جواب ......: سماعی عوامل کی دوسری قسم حروف مشبہ بالفعل کے متعلق ہے۔

سوال ......: حروف مشبہ بالفعل کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب ......: حروف مشبہ بالفعل کو اس لیے حروف مشبہ بالفعل کہتے ہیں کیوں کہ یہ عمل کرنے میں فعل کے مشابہ ہیں جس طرح فعل متعدی ایک اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے اسی طرح یہ حروف بھی ایک اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتے ہیں، فرق صرف اتنا ہے کہ فعل کا عمل اصلی اور ان حروف کا عمل فرعی ہے اصلی اور فرعی کا فرق اس طرح واضح ہوگا کہ فعل پہلے اسم کو رفع اور دوسرے کو نصب دیتا ہے جبکہ یہ پہلے اسم کو نصب اور دوسرے کو رفع دیتے ہیں۔ معنی میں فعل کے مشابہ اس طرح ہیں کہ إِنَّ اور أَنَّ، حَقَّقْتُ کے معنی میں ہیں۔

اور کَأَنَّ شَبَّهْتُ کے معنی میں ہے۔

اور لَيْتَ تَمَنَّيْتُ کے معنی میں ہے۔

اور لٰكِنَّ إِسْتَدْرَكْتُ کے معنی میں ہے۔

اور لَعَلَّ تَرَجَّيْتُ کے معنی میں ہے۔

سوال ......: حروف مشبہ بالفعل کتنے ہیں؟

جواب ......: حروف مشبہ بالفعل چھ ہیں۔

سوال ......: حروف مشبہ بالفعل کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب ......: حروف مشبہ بالفعل مبتدا کو نصب اور خبر کو رفع دیتے ہیں۔

۱، ۲ حرف مشبہ بالفعل ''إِنَّ، أَنَّ''

سوال......: حروف مشبہ بالفعل میں سے پہلا اور دوسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل میں سے پہلا إِنَّ اور دوسرا حرف أَنَّ ہے۔

سوال......: حروف مشبہ بالفعل إِنَّ اور أَنَّ کیا کام کرتے ہیں؟

جواب......: إِنَّ اور أَنَّ جملہ اسمیہ کے مضمون کی تحقیق ظاہر کرتے ہیں۔ مثلاً (إِنَّ حَامِدًا قَائِمٌ) یقیناً حامد کھڑا ہے۔ (یعنی میں نے حامد کے قیام کو محقق ظاہر کیا)

اور (بَلَغَنِیْ أَنَّ حَامِدًا مُنْطَلِقٌ) مجھے یہ بات پہنچی کہ حامد چلنے والا ہے۔ یعنی مجھے حامد کے چلنے کا ثبوت پہنچا۔

سوال......: إِنَّ اور أَنَّ میں کیا فرق ہے؟

جواب......: دونوں میں بنیادی تین قسم کا فرق ہیں:

① إِنَّ (بالکسر) کا صدر (ابتداء) کلام میں آنا لازمی ہے ہاں البتہ مادہ قول (قَالَ یَقُوْلُ) کے بعد جہاں بھی ہوگا إِنَّ مکسور ہی ہوگا۔

اور أَنَّ (بالفتح) صدر کلام میں واقع نہیں ہوتا۔

② إِنَّ (بالکسر) جملہ کے معنی کو محفوظ رکھتا ہے اور اس کو مزید مؤکد اور مضبوط بنا دیتا ہے۔

اور أَنَّ (بالفتح) جملہ کو مفرد کی حیثیت دے دیتا ہے یعنی مرکب تام سے مرکب ناقص کر دیتا ہے۔

③ إِنَّ (بالکسر) میں نسبت تامہ کی تاکید ہوتی ہے۔

مثلاً (حَقَّقْتُ قِیَامَ حَامِدٍ) جو کہ (حَامِدٌ قَائِمٌ) کا مضمون ہے محقق دکھلایا یعنی قیام حامد محقق ہے لفظ (ہے) نسبت تامہ خبریہ کا ترجمہ ہے۔

اور أَنَّ (بالفتح) میں نسبت ناقصہ کی تاکید ہوتی ہے۔

مثلاً (بَلَغَنِيْ أَنَّ حَامِدًا مُنْطَلِقٌ) اس میں متکلم اپنے پاس انطلاق (چلنا) حامد کے ثبوت پہنچنے کا ذکر کرتا ہے اور اسی کی خبر دیتا ہے یہ نہیں کہتا کہ انطلاق حامد ثابت ہے۔بہر حال صرف نسبت تقییدی کا ثبوت پیش کرتا ہے۔

۳ حرف مشبہ بالفعل ''كَأَنَّ''

سوال......: حروف مشبہ بالفعل میں سے تیسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل میں سے تیسرا حرف كَأَنَّ ہے۔

سوال......: حرف مشبہ بالفعل كَأَنَّ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل كَأَنَّ یہ تشبیہ کے لیے آتا ہے۔

مثلاً (كَأَنَّ حَامِدًا اَسَدٌ) گویا کہ حامد شیر ہے۔

۴ حرف مشبہ بالفعل ''لٰكِنَّ''

سوال......: حروف مشبہ بالفعل میں سے چوتھا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل میں سے چوتھا حرف لٰكِنَّ ہے۔

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لٰكِنَّ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لٰكِنَّ استدراک کے لیے آتا ہے۔یعنی اس وہم کو دور کرنے کے لیے آتا ہے جو سابق کلام سے پیدا ہو۔اسی لیے یہ دو مختلف مفہوم والے جملوں کے درمیان آتا ہے۔

مثلاً (غَابَ حَامِدٌ لٰكِنَّ حَمَّادًا حَاضِرٌ) حامد غائب ہوا لیکن حماد حاضر ہے۔

اور (مَا جَاءَ نِيْ حَامِدٌ لٰكِنَّ حَمَّادًا جَاءَ نِيْ) میرے پاس حامد نہیں آیا لیکن حماد میرے پاس آیا۔

⑤ حرف مشبہ بالفعل ''لَیْتَ''

سوال......: حروف مشبہ بالفعل میں پانچواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل میں سے پانچواں حرف لَیْتَ ہے۔

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لَیْتَ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لَیْتَ تمنی کے لیے آتا ہے۔

مثلاً (لَیْتَ حَامِدٌ قَائِمٌ) کاش حامد کھڑا ہوتا۔ (أَيْ أَتَمَنّٰی قِيَامَهٗ) یعنی میری تمنا ہے کہ حامد کھڑا ہوتا۔

⑥ حرف مشبہ بالفعل ''لَعَلَّ''

سوال......: حروف مشبہ بالفعل میں سے چھٹا حرف کون سا ہے؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل میں سے چھٹا حرف لَعَلَّ ہے۔

سوال......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: حرف مشبہ بالفعل لَعَلَّ ترجی کے لیے آتا ہے، امید ظاہر کرنے کے لیے مثلاً (لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي) امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے۔

سوال......: تمنی اور ترجی میں کیا فرق ہے؟

جواب......: تمنی اور ترجی میں فرق یہ ہے کہ تمنی عام ہے ممکن الحصول (کام کا ہونا، وجود میں آنا ممکن ہو) اور ممتنع الحصول (جو کام نہ ہوسکتا ہو) دونوں کے لیے آتی ہے۔

مثلاً (لَیْتَ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي) امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے۔

مثلاً (لَیْتَ الشَّبَابَ يَعُوْدُ) کاش جوانی لوٹتی۔

اور ترجی یہ ممکن الحصول (کام کا ہونا، وجود میں آنا ممکن ہو) کے لیے ہی خاص ہے۔ ممتنع الحصول (جو کام نہ ہوسکتا ہو) کے لیے نہیں آتی۔

مثلاً (لَعَلَّ السُّلْطَانَ يُكْرِمُنِي) امید ہے کہ بادشاہ میری عزت کرے۔

سوال......: جب حروف مشبہ بالفعل پر ما کافہ داخل ہو تو وہ کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: جب حروف مشبہ بالفعل پر ما کافہ داخل ہو تو وہ ان کے عمل کو روک دیتا ہے۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ﴾ (الکہف:۱۱۰) کہ تمہارا معبود صرف ایک ہی معبود ہے۔

(اِنَّمَا حَامِدٌ مُنْطَلِقٌ) بے شک حامد چلنے والا ہے۔

سوال......: حروف مشبہ بالفعل مکمل ذکر کریں؟

جواب......: حروف مشبہ بالفعل مندرجہ ذیل ہیں:

إِنَّ أَنَّ كَأَنَّ لٰكِنَّ لَيْتَ لَعَلَّ

[۱۷ اور ۶ (۲۳) ہو گئے]

النوع الثالث: تیسری قسم:

مَا وَلَا مشابہ بہ لَيْسَ

سوال......: سماعی عوامل کی تیسری قسم کن عوامل کے متعلق ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی تیسری قسم ما ولا کے متعلق ہے۔

سوال......: مَا وَلَا کی لَيْسَ سے کس چیز میں مشابہت ہے؟

جواب......: مَا وَلَا معنی کی نفی میں اور مبتداء اور خبر پر داخل ہونے میں لَيْسَ کے مشابہ ہوتے ہیں۔

سوال......: مَا وَلَا کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: مَا وَلَا یہ لَيْسَ کی طرح اسم کو مبتداء بنا کر رفع اور خبر کو اپنی خبر بنا کر نصب دیتے ہیں۔

سوال......: کیا مَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے؟

جواب......: جی ہاں یہ معرفہ ونکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے۔

مثلاً (مَا حَامِدٌ قَائِمًا) حامد کھڑا نہیں ہے۔

سوال......: کیا لَا معرفہ اور نکرہ دونوں پر داخل ہوتا ہے؟

جواب......: جی نہیں لَا صرف نکرہ پر داخل ہوتا ہے۔

مثلاً (لَا رَجُلٌ ظَرِيْفًا) آدمی خوش طبع (ظرافت پسند) نہیں ہے۔

[۲۳اور ۲ (۲۵) ہو گئے]

النوع الرابع: چوتھی قسم:

حروف ناصبہ اسم

سوال......: سماعی عوامل کی چوتھی قسم کن حروف کے بارے میں ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی چوتھی قسم ان حروف کے بارے میں ہے جو صرف اسم کو نصب دیتے ہیں۔

سوال......: اسم کو نصب دینے والے حروف کتنے ہیں؟

جواب......: اسم کو نصب دینے والے حروف سات ہیں۔

۱ حرف ناصب "واوٌ"

سوال......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے پہلا حرف کون سا ہے؟

جواب......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے پہلا حرف واوٌ ہے۔

سوال......: واوٌ کیا معنی دیتا ہے؟

جواب......: واوٌ معیت کے معنی دیتا ہے۔

مثلاً (اِسْتَوَى الْمَآءُ وَالْخَشَبَةَ) پانی لکڑی کے برابر ہو گیا۔

۲ حرف ناصب "إِلَّا"

سوال......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے دوسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے دوسرا حرف إِلَّا ہے۔

سوال......: إِلَّا کیا معنی دیتا ہے؟

جواب......: إِلَّا استثناء کے لیے آتا ہے۔

مثلاً (جَاءَ نِي الْقَوْمُ إِلَّا حَامِدًا) سوائے حامد کے میرے پاس پوری قوم آئی۔

۳ حرف ناصب ''یَا''

سوال......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے تیسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے تیسرا حرف یَا ہے۔

سوال......: کیا یَا ندائے قریب کے لیے آتی ہے یا بعید کے لیے؟

جواب......: یَا ندائے قریب اور بعید دونوں کے لیے آتی ہے۔

۴، ۵ حرف ناصب ''أَیَا، هَیَا''

سوال......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے چوتھا اور پانچواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے چوتھا حرف أَیَا ہے اور پانچواں هَیَا ہے۔

سوال......: کیا أَیَا اور هَیَا ندائے قریب کے لیے آتے ہیں یا بعید کے لیے؟

جواب......: أَیَا اور هَیَا ندائے بعید کے لیے آتے ہیں۔

۶، ۷ حرف ناصب ''أَيْ، أَ''

سوال......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے چھٹا اور ساتواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: اسم کو نصب دینے والے حروف میں سے چھٹا حرف أَيْ اور ساتواں حرف أَ (ہمزہ مفتوحہ) ہے۔

سوال......: کیا أَيْ اور ہمزہ مفتوحہ ندائے قریب کے لیے آتے ہیں یا بعید کے لیے؟

جواب......: أَيْ اور أَ (ہمزہ مفتوحہ) صرف ندائے قریب کے لیے آتے ہیں۔

سوال......: یَا، أَیَا، هَیَا، أَيْ اور أَ (ہمزہ مفتوحہ) کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: یَا، أَیَا، هَیَا، أَيْ اور أَ (ہمزہ مفتوحہ)

① یہ پانچوں حروف اس وقت اسم کو نصب دیتے ہیں جب وہ اسم دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو۔

مثلاً یَا (یَا عَبْدَ اللّٰہِ) اے اللہ کے بندے۔

اور أَیَا (أَیَا غُلَامَ حَامِدٍ) اے حامد کے غلام۔

اور ھَیَا (ھَیَا شَرِیْفَ الْقَوْمِ) اے قوم کے شریف۔

اور أَیْ (أَیْ أَفْضَلَ الْقَوْمِ) اے قوم کے افضل۔

اور أَ (أَعَبْدَ اللّٰہِ) اے اللہ کے بندے۔

② اور اگر اسم مضاف نہ ہو تو یہ اسم کو رفع دیتے ہیں۔

مثلاً (یَا حَامِدُ) اے حامد اور (یَا رَجُلُ) اے آدمی۔

سوال......: حروف ناصبہ ذکر کریں؟

جواب......: حروف ناصبہ مندرجہ ذیل ہیں:

وَاوْ إِلَّا یَا أَیَا ھَیَا أَیْ أَ

[۲۵ اور ۷ (۳۲) ہو گئے]

النوع الخامس: پانچویں قسم:

حروف ناصبہ فعل

سوال......: سماعی عوامل کی پانچویں قسم کن حروف کے بارے میں ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی پانچویں قسم فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کے بارے میں ہے۔

سوال......: فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف کتنے ہیں؟

جواب......: فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف چار ہیں۔

① حرف ناصب "أَنْ"

سوال......: فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے پہلا حرف کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے پہلا حرف أَنْ ہے۔

سوال......: أَنْ کس معنی کے لیے آتا ہے؟

جواب......: أَنْ یہ مستقبل کے معنی میں کرنے کے لیے آتا ہے اگر چہ ماضی پر داخل ہو۔

مثلاً (أَسْلَمْتُ أَنْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ) میں اس لئے اسلام لایا کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

(وَأَنْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ) اور یہ کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔

(اس أَنْ کو مصدریہ کہتے ہیں)

② حرف ناصب "لَنْ"

سوال......: فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے دوسرا حرف کون سا ہے؟

جواب:......فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے دوسرا حرف لَنْ ہے۔

سوال:......لَنْ کس چیز کے لیے آتا ہے؟

جواب:......لَنْ یہ مستقبل منفی کی تاکید کے لیے آتا ہے۔

مثلاً (لَنْ تَرَانِیْ) تو مجھے ہرگز نہیں دیکھ سکے گا۔

سوال:......لَنْ اصل میں کیا تھا؟

جواب:......خلیل نحوی کے نزدیک لَنْ اصل میں لَا أَنْ تھا (یعنی لَا نافیہ اور أَنْ مصدریہ سے مرکب) تو ہمزہ کو تخفیفاً حذف کر دیا گیا تو لَانْ رہ گیا پھر التقائے ساکنین سے الف گر گیا لَنْ ہو گیا۔

امام نحو سیبویہ کے نزدیک لَنْ ایک مستقل حرف ہے جو اپنی اصل پر قائم ہے۔ نہ یہ لَا تھا جیسے فرّا کا خیال ہے اور نہ لَا أَنْ تھا جیسا کہ خلیل بن احمد کا خیال ہے۔

۳ حرف ناصب "کَیْ"

سوال:......فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے تیسرا حرف کون سا ہے؟

جواب:......فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے تیسرا حرف کَیْ ہے۔

سوال:......کَیْ کس چیز کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے؟

جواب:......کَیْ سبب بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ یعنی کَیْ کا ماقبل مابعد کے لیے سبب ہے۔

مثلاً (أَسْلَمْتُ کَیْ أَدْخُلَ الْجَنَّةَ) میں اسلام لایا تا کہ میں جنت میں داخل ہو جاؤں۔ (فَإِنَّ الْإِسْلَامَ سَبَبٌ لِدُخُوْلِ الْجَنَّةِ) تو یقیناً اسلام جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔

۴ حرف ناصب "إِذَنْ"

سوال:......فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے چوتھا حرف کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو نصب دینے والے حروف میں سے چوتھا حرف إِذَنْ ہے۔

سوال......: إِذَنْ کس چیز کے لیے آتا ہے؟

جواب......: إِذَنْ یہ جواب اور جزاء کے لیے آتا ہے جملہ کو زمانہ مستقبل میں ثابت کرتا ہے اور یہ فعل مضارع پر ہی داخل ہوتا ہے۔

مثلاً (إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فِيْ جَوَابِ مَنْ قَالَ أَسْلَمْتُ) کوئی شخص کہے (أَسْلَمْتُ) میں مسلمان ہو گیا، تو اس کے جواب میں کہا جاتا ہے:

(إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ) تب تو جنت میں داخل ہو جائے گا۔

سوال......: حروف ناصبہ ذکر کریں؟

جواب......: حروف ناصبہ مندرجہ ذیل ہیں:

أَنْ لَنْ کَیْ إِذَنْ

[۳۲ اور ۴ (۳۶) ہو گئے]

النوع السادس: چھٹی قسم:

حروف جازمہ

سوال: سماعی عوامل کی چھٹی قسم کن حروف کے بارے میں ہے؟

جواب: سماعی عوامل کی چھٹی قسم ان حروف کے بارے میں ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

سوال: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف کتنے ہیں؟

جواب: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف پانچ ہیں۔

① حرف جازم "لَمْ"

سوال: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے پہلا حرف کون سا ہے؟

جواب: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے پہلا حرف لَمْ ہے۔

سوال: لَمْ کیا تصرف کرتا ہے؟

جواب: لَمْ یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے۔

مثلاً (لَمْ يَضْرِبْ) (مَا ضَرَبَ) اس نے نہیں مارا (گزشتہ زمانے میں)

② حرف جازم "لَمَّا"

سوال: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے دوسرا حرف کون سا ہے؟

جواب: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے دوسرا حرف لَمَّا ہے۔

سوال: لَمَّا کیا تصرف کرتا ہے؟

جواب: لَمَّا یہ لَمْ کی طرح ہے لیکن یہ استغراق کے ساتھ مختص ہے۔ یعنی فعل مضا

کی زمانہ ماضی میں استغراقاً نفی کرتا ہے اور مستقبل میں کام کرنے کی امید باقی ہوتی ہے۔

مثلاً (لَمَّا يَضْرِبْ حَامِدٌ) حامد نے ابھی نہیں مارا

(أَيْ مَا ضَرَبَ حَامِدٌ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الْأَزْمِنَةِ الْمَاضِيَةِ) یعنی حامد نے گزشتہ پورے زمانے میں نہیں مارا۔

③ حرف جازم ''لام امر''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے تیسرا حرف کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے تیسرا حرف لام امر ہے۔

سوال......: لام امر کیا کام کرتا ہے؟

جواب......: لام امر طلب فعل کے لیے آتا ہے۔

① یہ طلب یا فاعل غائب سے متعلق ہوگی مثلاً (لِيَضْرِبْ) وہ مارے۔

② یا یہ طلب فاعل متکلم سے ہوگی۔ مثلاً (لِأَضْرِبْ، لِنَضْرِبْ) میں ماروں، ہم ماریں۔

③ یا یہ طلب مفعول غائب سے متعلق ہوگی۔ مثلاً (لِيُضْرَبْ) وہ مارا جائے۔

④ یا یہ طلب مفعول مخاطب سے متعلق ہوگی۔ مثلاً (لِتُضْرَبْ) تو مارا جائے۔

⑤ یا یہ طلب مفعول متکلم سے متعلق ہوگی۔ مثلاً (لِأُضْرَبْ، لِنُضْرَبْ) میں مارا جاؤں، ہم مارے جائیں۔

④ حرف جازم ''لاء نہی''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے چوتھا حرف کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے چوتھا حرف لاء نہی ہے۔

سوال......: لاء نہی کیا تصرف کرتا ہے؟

جواب......: لاء نہی لام امر کی ضد ہے یعنی ترک فعل کی طلب کے لیے آتا ہے۔

① ترک کی یہ طلب یا فاعل سے متعلق ہوگی۔

مثلاً (لَا یَضْرِبْ) وہ نہ مارے۔

② ترک کی یہ طلب یا فاعل مخاطب سے متعلق ہوگی۔

مثلاً (لَا تَضْرِبْ) تو نہ مار۔

③ ترک کی یہ طلب یا فاعل متکلم سے متعلق ہوگی۔

مثلاً (لَا أَضْرِبْ، لَا نَضْرِبْ) میں نہ ماروں، ہم نہ ماریں۔

⑤ حرف جازم "إِنْ"

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے پانچواں حرف کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے حروف میں سے پانچواں حرف إِنْ ہے۔

سوال......: إِنْ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: إِنْ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے پہلا جملہ ہمیشہ فعلیہ ہوتا ہے اور دوسرا جملہ کبھی فعلیہ اور کبھی اسمیہ ہوتا ہے پہلے کو شرط اور دوسرے کو جزاء کہتے ہیں اگر شرط اور جزاء (دونوں) یا صرف شرط فعل مضارع ہو تو إِنْ وجوبی طور پر اس کو جزم دے گا۔

مثلاً (إِنْ تَضْرِبْ أَضْرِبْ) اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا۔

اور (إِنْ تَضْرِبْ ضَرَبْتُ) اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا۔

اور (إِنْ تَضْرِبْ فَحَامِدٌ ضَارِبٌ) اگر تو مارے گا تو حامد بھی مارنے والا ہوگا۔

یعنی ان صورتوں میں جزم وجوبی ہے۔

اور اگر صرف جزاء فعل مضارع ہو تو إِنْ جواز کے طور پر اس کو جزم دے گا۔

مثلاً (إِنْ ضَرَبْتَ أَضْرِبْ) اگر تو مارے گا تو میں بھی ماروں گا۔

(اس صورت میں جزم اختیاری ہے۔)

سوال......: حروف جازمہ ذکر کریں؟

جواب......: حروف جازمہ مندرجہ ذیل ہیں:

لَمْ لَمَّا لامِ امر لاءِ نہی إِنْ

[۳۶ اور ۵ (۴۱) ہو گئے]

النوع السابع: ساتویں قسم:

اسمائے جازمہ فعل

سوال......: سماعی عوامل کی ساتویں قسم کن اسماء کے متعلق ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی ساتویں قسم ان اسماء کے متعلق ہے جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء کتنے ہیں؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء نو ہیں۔

سوال......: یہ اسماء فعل مضارع کو کب جزم دیتے ہیں؟

جواب......: جب یہ اسماء إِنْ کے معنی پر مشتمل ہوں۔

اور یہ اسماء دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں پہلا فعل دوسرے کا سبب ہوتا ہے فعل اول کو شرط اور فعل ثانی کو جزاء کہتے ہیں اگر دونوں فعل مضارع ہوں یا پہلا فعل مضارع ہو اور دوسرا فعل مضارع نہ ہو تو فعل مضارع پر جزم دینا ضروری ہوگا۔

① اسم جازم ''مَنْ''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے پہلا اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے پہلا اسم مَنْ ہے۔

سوال......: کیا مَنْ ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے یا غیر ذوی العقول کے لیے؟

جواب......: مَنْ صرف ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (مَنْ يُكْرِمْنِيْ أُكْرِمْهُ) جو میری عزت کرے گا میں اس کی عزت کروں گا۔

(أَيْ إِنْ يُكْرِمْنِيْ حَامِدٌ أُكْرِمْهُ) یعنی اگر حامد میری عزت کرے گا تو میں اس کی

عزت کروں گا۔

اور (إِنْ يُكْرِمْنِيْ حَمَّادٌ أُكْرِمْهُ) اگر حماد میری عزت کرے گا تو میں اس کی عزت کروں گا۔

② اسم جازم ''مَا''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے دوسرا اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے دوسرا اسم مَا ہے۔

سوال......: کیا مَا ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے یا غیر ذوی العقول کے لیے؟

جواب......: مَا اکثر غیر ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (مَا تَشْتَرِ أَشْتَرِ) جو تو خریدے گا وہی میں خریدوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَشْتَرِ الْفَرَسَ أَشْتَرِ الْفَرَسَ) یعنی اگر تو گھوڑا خریدے گا تو میں بھی گھوڑا خریدوں گا۔

(إِنْ تَشْتَرِ الثَّوْبَ أَشْتَرِ الثَّوْبَ) اگر تو کپڑا خریدے گا تو میں بھی کپڑا خریدوں گا۔

③ اسم جازم ''أَيٌّ''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے تیسرا اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے تیسرا اسم أَيٌّ ہے۔

سوال......: أَيٌّ ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے یا غیر ذوی العقول کے لیے؟

جواب......: أَيٌّ صرف ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کے لیے اضافت لازم ہے۔

مثلاً (أَيُّهُمْ يَضْرِبْنِيْ أَضْرِبْهُ) ان میں سے جو مجھے مارے گا میں اسے ماروں گا۔

(أَيْ إِنْ يَّضْرِبْنِيْ حَامِدٌ أَضْرِبْهُ) یعنی اگر حامد مجھے مارے گا میں اس کو ماروں گا۔

(أَيْ إِنْ يَّضْرِبْنِي حَمَّادٌ أَضْرِبْهُ) یعنی اگر حماد مجھے مارے گا تو میں اس کو ماروں گا۔

④ اسم جازم ''مَتٰی''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے چوتھا اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے چوتھا اسم مَتٰیْ ہے۔

سوال......: کیا مَتٰی زمان کے لیے استعمال ہوتا یا مکان کے لیے؟

جواب......: مَتٰی زمان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (مَتٰی تَذْهَبْ أَذْهَبْ) جب تو جائے گا تب میں جاؤں گا۔

(أَيْ إِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ أَذْهَبِ الْيَوْمَ) یعنی اگر تو آج جائے گا میں بھی آج جاؤں گا۔

(أَيْ إِنْ تَذْهَبْ غَدًا أَذْهَبْ غَدًا) یعنی اگر تو کل جائے گا میں بھی کل جاؤں گا۔

⑤ اسم جازم ''أَيْنَمَا''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے پانچواں اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے پانچواں اسم أَيْنَمَا ہے۔

سوال......: کیا أَيْنَمَا زمان کے لیے استعمال ہوتا ہے یا مکان کے لیے؟

جواب......: أَيْنَمَا مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (أَيْنَمَا تَمْشِ أَمْشِ) جس جگہ تو چلے گا اسی جگہ میں بھی چلوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ أَمْشِ إِلَى الْمَسْجِدِ) یعنی اگر تو مسجد کی طرف چلے گا تو میں بھی مسجد کی طرف چلوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَمْشِ إِلَى السُّوْقِ أَمْشِ إِلَى السُّوْقِ) یعنی اگر تو بازار کی طرف چلے گا تو میں بھی بازار کی طرف چلوں گا۔

⟨٦⟩ اسم جازم ''أَنّٰى''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے چھٹا اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے چھٹا اسم أَنّٰى ہے۔

سوال......: کیا أَنّٰى زمان کے لیے استعمال ہوتا یا مکان کے لیے؟

جواب......: أَنّٰى مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (أَنّٰى تَكُنْ أَكُنْ) جہاں تو رہے گا وہیں میں رہوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ أَكُنْ فِي الْبَلْدَةِ) یعنی اگر تو شہر میں رہے گا تو میں بھی شہر میں رہوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ أَكُنْ فِي الْبَادِيَةِ) یعنی اگر تو جنگل میں رہے گا تو میں بھی جنگل میں رہوں گا۔

⟨٦⟩ اسم جازم ''مَهْمَا''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے ساتواں اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے ساتواں اسم مَهْمَا ہے۔

سوال......: کیا مَهْمَا زمان کے لیے استعمال ہوتا یا مکان کے لیے؟

جواب......: مَهْمَا زمان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (مَهْمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ) جس وقت تو جائے گا میں بھی جاؤں گا۔

(أَيْ إِنْ تَذْهَبِ الْيَوْمَ أَذْهَبِ الْيَوْمَ) یعنی اگر تو آج جائے گا تو میں بھی آج جاؤں گا۔

(أَيْ إِنْ تَذْهَبْ غَدًا أَذْهَبْ غَدًا) یعنی اگر تو کل جائے گا تو میں بھی کل جاؤں گا۔

⑧ اسم جازم ''حَيْثُمَا''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے آٹھواں اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے آٹھواں اسم حَيْثُمَا ہے۔

سوال......: کیا حَيْثُمَا زمان کے لیے استعمال ہوتا یا مکان کے لیے؟

جواب......: حَيْثُمَا مکان کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ) جس جگہ تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَقْعُدْ فِي الْقَرْيَةِ أَقْعُدْ فِي الْقَرْيَةِ) یعنی اگر تو گاؤں میں بیٹھے گا میں بھی گاؤں میں بیٹھوں گا۔

(أَيْ إِنْ تَقْعُدْ فِي الْبَلْدَةِ أَقْعُدْ فِي الْبَلْدَةِ) یعنی اگر تو شہر میں بیٹھے گا میں بھی شہر میں بیٹھوں گا۔

⑨ اسم جازم ''إِذْ مَا''

سوال......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے نواں اسم کون سا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کو جزم دینے والے اسماء میں سے نواں اسم إِذْ مَا ہے۔

سوال......: کیا إِذْ مَا ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے یا غیر ذوی العقول کے لیے؟

جواب......: إِذْ مَا صرف ذوی العقول کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

مثلاً (إِذْ مَا تَفْعَلْ أَفْعَلْ) جو تو کرے گا میں بھی کروں گا۔

(أَيْ إِنْ تَفْعَلِ الْخِيَاطَةَ أَفْعَلِ الْخِيَاطَةَ) یعنی اگر تو درزی کا کام کرے گا تو میں بھی درزی کا کام کروں گا۔

(أَيْ إِنْ تَفْعَلِ الزِّرَاعَةَ أَفْعَلِ الزِّرَاعَةَ) یعنی اگر تو کاشت کاری کرے گا تو میں بھی کاشت کاری کروں گا۔

مضارع کو جزم و رفع کا جواز

سوال......:فعل مضارع کو رفع اور جزم کا جواز کس صورت میں ہے؟

جواب......:جب دوسرا فعل، فعل مضارع ہو اور پہلا فعل، فعل مضارع نہ ہو تو فعل مضارع کو جزم اور رفع دینا دونوں طرح جائز ہے۔

مثلاً (إِذْ مَا كَتَبْتَ أَكْتُبْ) جو تو لکھے گا میں بھی لکھوں گا۔

سوال......:اسماء جازمہ کی تقسیم کیا ہے؟

جواب......:اسماء جازمہ چار طرح کے ہیں۔① دو مَنْ اور أَيٌّ ذوی العقول کے لیے۔② دو مَا اور إِذْ مَا غیر ذوی العقول کے لیے۔③ دو مَتٰی اور مَهْمَا زمان کے لیے۔④ تین أَيْنَمَا، أَنّٰی اور حَيْثُمَا مکان کے لیے۔

سوال......:اسماء جازمہ ذکر کریں؟

جواب......:اسماء جازمہ مندرجہ ذیل ہیں:

مَنْ أَيٌّ مَا إِذْمَا مَتٰی

مَهْمَا أَيْنَمَا أَنّٰی حَيْثُمَا

[۴۱ اور ۹ (۵۰) ہو گئے]

❋❋❋❋

النوع الثامن: آٹھویں قسم:

اسمائے ناصبہ

سوال......: سماعی عوامل کی آٹھویں قسم کن اسماء کے متعلق ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی آٹھویں قسم ان اسماء کے بارے میں ہے جو اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔

سوال......: اسم نکرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب......: اسم نکرہ سے مراد وہ اسم ہے جو غیر متعین چیز کے لیے وضع کیا گیا ہو۔

سوال......: تمیز سے کیا مراد ہے؟

جواب......: تمیز کے معنی ایک چیز کو دوسری چیز سے الگ (جدا) کرنے کے ہیں اور ایسا کرنے سے ابہام رفع (دور) ہو جاتا ہے۔

سوال......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء کتنے ہیں؟

جواب......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء چار ہیں۔

① اسم ناصب "عَشَرٌ"

سوال......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے پہلا اسم کون سا ہے؟

جواب......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے پہلا اسم عَشَرٌ، عِشْرُوْنَ، تا تِسْعُوْنَ ہے۔ (یعنی دہائیاں)

سوال......: یہ کب عمل کرتا ہے؟

جواب......: جب ان کو أَحَدٌ، اِثْنَانِ تا تِسْعٌ کو مذکورہ دہائیوں کے ساتھ ترکیب دی جائے (یعنی مذکورہ سابق دہائیوں کے ساتھ ان اکائیوں کو جوڑا جائے تب یہ عمل کرتے ہیں۔

سوال……: وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ کو عَشَرٌ کے ساتھ ترکیب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب……: وَاحِدٌ اور اِثْنَانِ یہ دونوں تذکیر و تانیث میں ممیز (معدود) کے مطابق ہوتے ہیں ممیز اگر مذکر ہو تو لفظ أَحَدٌ اور اِثْنَان کو عَشَرٌ کے ساتھ ترکیب دینے کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں کو مذکر لایا جائے۔ یعنی بتذکیر الجزئین۔

مثلاً (أَحَدَ عَشَرَ رَجُلًا) گیارہ آدمی، اور (اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا) بارہ آدمی۔

اور اگر ممیز مؤنث ہو تو دونوں جزء مؤنث لانا ضروری ہیں۔ یعنی بتأنیث الجزئین۔

مثلاً (إِحْدٰى عَشْرَةَ امْرَأَةً) گیارہ عورتیں اور (اِثْنَتَا عَشْرَةَ امْرَأَةً) بارہ عورتیں۔

إِحْدٰى میں الف تانیث کی علامت ہے اور اِثْنَتَا میں تاء۔

سوال……: ثَلٰثَةٌ تا تِسْعَةٌ کی عَشَرٌ کے ساتھ ترکیب کا کیا طریقہ ہے۔

جواب……: ثَلٰثَةٌ تا تِسْعَةٌ، یہ اعداد معدود (ممیز) کے برعکس ہوتے ہیں ان کی عَشَرٌ سے ترکیب مذکر میں اس طرح ہوگی کہ جزء اول کو مؤنث لائیں گے اور جزء ثانی کو مذکر۔

مثلاً (ثَلٰثَةَ عَشَرَ رَجُلًا) تیرہ آدمی۔ (اَرْبَعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) چودہ آدمی۔

(خَمْسَةَ عَشَرَ رَجُلًا) پندرہ آدمی (تِسْعَةَ عَشَرَ رَجُلًا) انیس آدمی۔

اور مؤنث میں جزء اول کو مذکر اور جزء ثانی کو مؤنث لائیں گے۔

مثلاً (ثَلٰثَ عَشْرَةَ امْرَأَةً) تیرہ عورتیں (اَرْبَعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً) چودہ عورتیں (تِسْعَ عَشْرَةَ امْرَأَةً) انیس عورتیں۔

سوال……: وَاحِدٌ، اِثْنَانِ کی عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کے ساتھ ترکیب دینے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب……: وَاحِدٌ، اِثْنَانِ کی عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کے ساتھ ترکیب عطف کے طریقے پر ہے۔ یعنی واؤ عاطفہ لا کر عطف لگائیں گے۔ اور اس میں مذکر و مؤنث کا اعتبار بھی ہوگا یعنی اگر ممیز مذکر ہو تو صرف واحد اور اثنین کی ترکیب میں جزء اول کی تذکیر کے ساتھ۔

مثلاً (وَاحِدٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا) اکیس آدمی اور (اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا) بائیس آدمی۔

اور اگر ممیز مؤنث ہو تو جزء اول کی تانیث کے ساتھ مثلاً (إِحْدٰى وَعِشْرُوْنَ امْرَأَةً)

اکیس عورتیں۔ اور (اِثْنَتَانِ وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً) بائیس عورتیں۔

سوال......: ثَلٰثَةٌ تا تِسْعٌ کی عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کے ساتھ ترکیب کا کیا طریقہ ہے؟

جواب......: ثَلٰثَةٌ تا تِسْعٌ کی عِشْرُوْنَ تا تِسْعُوْنَ کی ترکیب میں ممیز مذکر کی صورت میں پہلا جزء مؤنث ہوگا۔

مثلاً (ثَلٰثَةٌ وَعِشْرُوْنَ رَجُلًا) تیئس آدمی۔ اور (أَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا) چوبیس آدمی۔

اور ممیز مؤنث کے وقت پہلا جزء مذکر ہوگا۔

مثلاً (ثَلٰثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً) تیئس عورتیں۔ اور (أَرْبَعٌ وَ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً) چوبیس عورتیں۔ اسی طرح (تِسْعٌ وتِسْعُوْنَ) تک ہے۔

۲ اسم ناصب "كَمْ"

سوال......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے دوسرا اسم کون سا ہے؟

جواب......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے دوسرا اسم كَمْ ہے؟

سوال......: كَمْ کیا عمل کرتا ہے اور یہ ممیز اور تمیز کو کیا اعراب دیتا ہے؟

جواب......: كَمْ مبہم عدد کو بیان کرنے کے لیے آتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں:

① استفہامیہ اگر یہ معنی استفہام کو ضمن میں لیتا ہو تو اپنی تمیز کو نصب دیتا ہے۔

مثلاً (كَمْ رَجُلًا ضَرَبْتَهُ؟) تو نے کتنے آدمیوں کو مارا ہے؟

② كَمْ خبریہ اگر معنی استفھام کو ضمن میں لینے والا نہ ہو تو اس کی دو صورتیں ہیں۔

پہلی صورت: كَمْ اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو کم ممیز کو نصب دے گا۔

مثلاً (كَمْ عِنْدِيْ رَجُلًا) میرے پاس کتنے ہی مرد ہیں۔

دوسری صورت: کم اور اس کی تمیز کے درمیان فاصلہ نہ ہو تو اس کا ممیز مجرور بالاضافت ہوگا۔

مثلاً (كَمْ رَجُلٍ ضَرَبْتُ) میں نے کتنے ہی آدمیوں کو مارا ہے۔

(وَكَمْ غِلْمَانٍ اِشْتَرَيْتُ) میں نے بہت سے غلام خریدے ہیں۔

③ اسم ناصب "كَأَيِّنْ"

سوال......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے تیسرا اسم کون سا ہے؟

جواب......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے تیسرا اسم كَأَيِّنْ ہے؟

سوال......: كَأَيِّنْ کس سے مرکب ہے اور اس سے کون سے عدد مراد ہیں؟

جواب......: كَأَيِّنْ کاف تشبیہ اور اَيٌّ سے مرکب ہے اس مرکب سے (کم خبریہ کی طرح) مبہم عدد مراد ہوتے ہیں معنی ترکیبی مراد نہیں ہوتا۔

مثلاً (كَأَيِّنْ رَجُلًا لَقِيْتُ) میں بہت سے مردوں سے ملا ہوں۔

اور کبھی کبھی اس میں استفہامی معنی شامل ہوجاتے ہیں۔

مثلاً (كَأَيِّنْ رَجُلًا عِنْدَكَ؟) تیرے پاس کتنے مرد ہیں؟

④ اسم ناصب "كَذَا"

سوال......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے چوتھا اسم کون سا ہے؟

جواب......: اسم نکرہ کو تمیز ہونے کی بناء پر نصب دینے والے اسماء میں سے چوتھا اسم كَذَا ہے۔

سوال......: كَذَا کس سے مرکب ہے اور اس سے کون سے عدد مراد ہیں؟

جواب......: كَذَا کاف تشبیہ اور ذا اسم اشارہ سے مرکب ہے اس سے مبہم عدد مراد ہوتے ہیں اور اس میں استفہامی معنی شامل نہیں ہوتے۔

مثلاً (عِنْدِیْ کَذَا رَجُلًا) میرے پاس اتنے مرد ہیں۔

سوال……: کَاَیِّنْ اور کَذَا میں کیا فرق ہے؟

جواب……: کَاَیِّنْ اور کَذَا دونوں سے مبہم عدد مراد ہوتا ہے ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ کَاَیِّنْ کبھی کبھار استفہامیہ بھی ہوتا ہے لیکن کَذَا استفہامیہ نہیں ہوتا۔

سوال……: اسمائے ناصبہ ذکر کریں؟

جواب……: اسمائے ناصبہ مندرجہ ذیل ہیں:

عَشَرٌ کَمْ کَاَیِّنْ کَذَا

[۵۰ اور ۴ (۵۴) ہو گئے]

النوع التاسع: نویں قسم:

اسمائے افعال

سوال......: سماعی عوامل کی نویں قسم کن اسماء کے بارے میں ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی نویں قسم اسمائے افعال کے بارے میں ہے۔

سوال......: اسمائے افعال کتنے ہیں؟

جواب......: اسمائے افعال نو ہیں۔

سوال......: ان کو اسمائے افعال کیوں کہتے ہیں؟

جواب......: ان کو اسمائے افعال اس لیے کہتے ہیں کہ یہ فعل کا معنی دیتے ہیں اسی وجہ سے ان کو اسمائے افعال کہتے ہیں۔

سوال......: پہلے چھ اسماء کیا عمل کرتے ہیں اور کس کے لیے وضع کیے گئے ہیں اور کیا ان کے لیے فاعل ضروری ہے؟

جواب......: پہلے چھ امر حاضر کے لیے ہیں اپنے بعد والے اسم کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں اور ان اسماء ستہ کے لیے فاعل بھی ضروری ہے اور ان کا فاعل ضمیر مخاطب ہے جو ان میں مستتر ہے۔

1 اسم فعل "رُوَیْدَ"

سوال......: اسمائے افعال میں سے پہلا اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: اسمائے افعال میں سے پہلا اسم رُوَیْدَ ہے اور معنی أَمْهِلْ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (رُوَیْدَ حَامِدًا! أَیْ أَمْهِلْ حَامِدًا) حامد سے نرمی کر۔ یعنی حامد کو مہلت دے۔

۲ اسم فعل "بَلْهَ"

سوال......: اسمائے افعال میں سے دوسرا اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: اسمائے افعال میں سے دوسرا اسم بَلْهَ ہے اور معنی دَعْ کے لیے وضع کیا گیا ہے۔

مثلاً (بَلْهَ حَامِدًا أَيْ دَعْ حَامِدًا) حامد کو چھوڑ، یعنی دور کر۔

۳ اسم فعل "دُوْنَكَ"

سوال......: اسمائے افعال میں سے تیسرا اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: اسمائے افعال میں سے تیسرا اسم دُوْنَكَ ہے اور معنی خُذْ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (دُوْنَكَ حَامِدًا أَيْ خُذْ حَامِدًا) حامد کو پکڑ۔

۴ اسم فعل "عَلَيْكَ"

سوال......: اسمائے افعال میں سے چوتھا اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: اسمائے افعال میں سے چوتھا اسم عَلَيْكَ ہے اور معنی اِلْزَمْ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (عَلَيْكَ حَامِدًا أَيْ اِلْزَمْ حَامِدًا) حامد کو لازم پکڑ (اس کا پیچھا مت چھوڑ)

۵ اسم فعل "حَيَّهَلَ"

سوال......: اسمائے افعال میں سے پانچواں اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: اسمائے افعال میں سے پانچواں اسم حَيَّهَلَ ہے اور معنی اِيْتِ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (حَيَّهَلِ الصَّلٰوةَ أَيْ اِيْتِ) آنماز کی طرف۔

٦ اسم فعل "هَا"

سوال......: ان میں سے چھٹا اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے آتا ہے؟

جواب......: ان میں سے چھٹا اسم هَا ہے اور معنی خُذْ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (هَا حَامِدًا أَيْ خُذْ حَامِدًا) حامد کو پکڑ۔

سوال......: هَاء کی کتنی لغات ہیں؟

جواب......: هَاء کو پڑھنے کی تین لغات ہیں:

① هاء بسکون الهمزة

② هاء بزيادة الهمزة المكسورة

③ هاء بزيادة الهمزة المفتوحة

آخری تین اسمائے افعال

سوال......: آخری تین: ساتواں، آٹھواں اور نواں کیا عمل کرتے ہیں اور کس لیے وضع کیے گئے ہیں؟

جواب......: آخری تین: ساتواں، آٹھواں اور نواں فعل ماضی کے لیے آتے ہیں اور اسم کو فاعل کی بناء پر رفع دیتے ہیں۔

٧ اسم فعل "هَيْهَاتَ"

سوال......: اسمائے افعال میں سے ساتواں اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب......: اسمائے افعال میں سے ساتواں اسم هَيْهَاتَ ہے اور معنی بَعُدَ (دور ہوا) کے

لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (هَيْهَاتَ حَامِدٌ أَيْ بَعُدَ حَامِدٌ) حامد بہت زیادہ دور ہوا۔

۸ اسم فعل ''سَرْعَانَ''

سوال ......: اسمائے افعال میں سے آٹھواں اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب ......: اسمائے افعال میں سے آٹھواں اسم سَرْعَانَ ہے اور معنی سَرُعَ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (سَرْعَانَ حَامِدٌ أَيْ سَرُعَ حَامِدٌ) حامد نے بہت ہی جلدی کی۔

۹ اسم فعل ''شَتَّانَ''

سوال ......: اسمائے افعال میں سے نواں اسم کون سا ہے اور کس معنی کے لیے وضع کیا گیا ہے؟

جواب ......: اسمائے افعال میں سے نواں اسم شَتَّانَ ہے اور معنی اِفْتَرَقَ کے لیے وضع کیا گیا ہے اور شروع کلام میں واقع ہوتا ہے۔

مثلاً (شَتَّانَ حَامِدٌ وَ حَمَّادٌ أَيْ اِفْتَرَقَ حَامِدٌ وَ حَمَّادٌ) حامد اور حماد ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

سوال ......: اسمائے افعال ذکر کریں؟

جواب ......: اسمائے افعال مندرجہ ذیل ہیں:

رُوَيْدَ	بَلْهَ	دُوْنَكَ
عَلَيْكَ	حَيَّهَلْ	هَا
هَيْهَاتَ	سَرْعَانَ	شَتَّانَ

[۵۴ اور ۹ (۶۳) ہو گئے]

النوع العاشر: دسویں قسم:

افعال ناقصہ

سوال……: سماعی عوامل کی دسویں قسم کن افعال کے بارے میں ہے؟

جواب……: سماعی عوامل کی دسویں قسم افعال ناقصہ کے بارے میں ہے۔

سوال……: افعال ناقصہ کو افعال ناقصہ کیوں کہتے ہیں؟

جواب……: ان کو افعال ناقصہ اس لئے کہتے ہیں کہ یہ صرف فاعل سے مل کر مکمل کلام (جملہ) نہیں بنتے اسی وجہ سے ان کو افعال ناقصہ کہا جاتا ہے۔

سوال……: افعال ناقصہ کس جملہ پر داخل ہوتے ہیں اور کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب……: افعال ناقصہ جملہ اسمیہ (یعنی مبتدا وخبر) پر داخل ہوتے ہیں اور مبتدا کو رفع دیتے ہیں اس کو ان کا اسم کہتے ہیں اور خبر کو نصب دیتے ہیں اس کو ان کی خبر کہتے ہیں۔

سوال……: افعال ناقصہ کتنے ہیں؟

جواب……: افعال ناقصہ تیرہ ہیں۔

① فعل ناقص ”کَانَ“

سوال……: افعال ناقصہ میں سے پہلا فعل کون سا ہے اور اس کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب……: افعال ناقصہ میں سے پہلا فعل کَانَ ہے اور اس کے استعمال کی مختلف صورتیں ہیں:

① زائدہ ② غیر زائدہ

① زائدہ: جب کَانَ زائدہ ہوتا ہے اس وقت یہ عمل نہیں کرتا۔

مثلاً (إِنَّ مِنْ أَفْضَلِهِمْ كَانَ حَامِدًا) بے شک ان میں حامد افضل ہے۔

② غیر زائدہ: کَانَ غیر زائدہ دو معانی کے لیے آتا ہے۔

① ناقصہ ② تامہ:

① ناقصہ: ناقصہ دو معانی کے لیے آتا ہے۔ اور اس میں دو باتیں ہیں:

② خبر کا ثبوت اسم کے لیے زمانہ ماضی میں ہوا ہو خواہ اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن ہو۔

مثلاً (کَانَ حَامِدٌ قَائِمًا) حامد کھڑا تھا۔ اس میں خبر کا انقطاع ممکن ہے۔

اور یہ کہ خبر کا ثبوت اسم کے لیے زمانہ ماضی میں ہوا ہو لیکن اس خبر کا اسم سے انقطاع ممکن نہ ہو۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿وَ كَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا﴾ اللہ خوب جاننے والا کمال حکمت والا ہے۔ اس میں خبر کا انقطاع ممکن نہیں ہے۔

① صار کے معنی میں ہو۔

مثلاً (کَانَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا أَيْ صَارَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا) فقیر غنی ہو گیا۔

② تامہ: کان تامہ اپنے فاعل پر تام (پورا) ہو جاتا ہے پس وہ خبر کا محتاج نہ ہو گا لہٰذا ناقصہ بھی نہ ہو گا۔

اور اس وقت جب تامہ ہو ثَبَتَ کے معنی میں ہو گا۔

مثلاً (کَانَ حَامِدٌ بِمَعْنٰى ثَبَتَ حَامِدٌ) حامد حاضر ہے، موجود ہے، ثابت ہے۔

② فعل ناقص "صَارَ"

سوال......: افعال ناقصہ میں سے دوسرا فعل کون سا ہے اور کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ میں سے دوسرا فعل صَارَ ہے اور صَارَ انتقال کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

اور اس کے انتقال کی مختلف صورتیں ہیں:

① کبھی اسم کا یہ انتقال ایک حقیقت سے دوسری حقیقت کی طرف ہوتا ہے۔
مثلاً (صَارَ الطِّيْنُ خَزَفًا) مٹی ٹھیکری بن گئی۔
② کبھی اسم کا یہ انتقال ایک صفت سے دوسری صفت کی طرف ہوتا ہے۔
مثلاً (صَارَ حَامِدٌ غَنِيًّا) حامد غنی ہوگیا۔
③ کبھی صار تامہ ہوتا ہے ایک مکان سے دوسرے مکان کی طرف انتقال کے معنی میں تو اس وقت یہ إِلٰی کی طرف متعدی ہوتا ہے۔
مثلاً (صَارَ حَامِدٌ مِنْ بَلَدٍ إِلٰی بَلَدٍ) حامد ایک شہر سے دوسرے شہر کی طرف منتقل ہوگیا۔

۳، ۴، ۵ فعل ناقص "أَصْبَحَ، أَمْسٰی، أَضْحٰی"

سوال......:افعال ناقصہ میں سے تیسرا، چوتھا، اور پانچواں فعل ناقص کون سا ہے اور کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......:افعال ناقصہ میں سے تیسرا فعل أَصْبَحَ، چوتھا فعل أَمْسٰی اور پانچواں فعل أَضْحٰی ہے۔

یہ تینوں مضمون جملہ کی قربت و مقارنت اپنے اپنے (مدلولہ) اوقات کے ساتھ زمانہ (ماضی، حال مستقبل) کے لحاظ کرتے ہیں۔(یعنی یہ جملہ کو اپنے اپنے اوقات کے ساتھ ملاتے ہیں)

اور وہ اوقات یہ ہیں: ① الصباح: صبح کا وقت ② الضحی: چاشت کا وقت ③ المساء: شام کا وقت۔

مثلاً (أَصْبَحَ حَامِدٌ غَنِيًّا) صبح کے وقت حامد غنی (مالدار) ہوگیا۔
یعنی (ماضی میں) صبح کے وقت حامد کو حاصل ہوئی۔
(أَضْحٰی حَامِدٌ حَاكِمًا) چاشت کے وقت حامد کو حکومت حاصل ہوئی۔

(أَمْسٰی حَمَّادٌ قَارِئًا) شام کے وقت حماد قاری ہوا۔

سوال……:ان کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب……:ان کے استعمال کی مختلف صورتیں ہیں:

① کبھی یہ تینوں صار کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں۔

مثلاً (أَصْبَحَ الْفَقِيْرُ غَنِيًّا) فقیر غنی ہو گیا۔

(أَمْسٰی حَامِدٌ کَاتِبًا) حامد کاتب ہو گیا۔

(أَضْحٰی الْمُظْلَمُ مُنِيْرًا) تاریک روشن ہو گیا۔

② اور کبھی کبھار یہ تامہ بھی مستعمل ہوتے ہیں۔

مثلاً (أَصْبَحَ حَامِدٌ بِمَعْنٰی دَخَلَ حَامِدٌ فِي الصَّبَاحِ) حامد صبح میں داخل ہوا۔

(أَمْسٰی حَمَّادٌ أَیْ دَخَلَ حَمَّادٌ فِي الْمَسَاءِ) حماد شام میں داخل ہوا۔

(أَضْحٰی حَامِدٌ أَیْ دَخَلَ حَامِدٌ فِي الضُّحٰی) حامد چاشت میں داخل ہوا۔

٦، ٧ فعل ناقص "ظَلَّ، بَاتَ"

سوال……:افعال ناقصہ میں سے چھٹا اور ساتواں فعل کون سا ہے اور کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب……: افعال ناقصہ میں سے چھٹا فعل ظَلَّ اور ساتواں بَاتَ ہے یہ دونوں مضمون جملہ کو دن اور رات کے ساتھ ملاتے ہیں۔ مثلاً (ظَلَّ حَامِدٌ کَاتِبًا، أَیْ حَصَلَ کِتَابَتُهُ فِي النَّهَارِ) حامد کو دن میں کتابت حاصل ہوئی۔

(بَاتَ حَامِدٌ نَائِمًا، أَیْ حَصَلَ نَوْمُهُ فِي اللَّيْلِ) حامد کو رات میں نیند آئی۔

اور دونوں کبھی کبھار صار کے معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔

مثلاً (ظَلَّ الصَّبِيُّ بَالِغًا) بچہ بالغ ہو گیا۔

(بَاتَ الشَّابُّ شَيْخًا) نوجوان بوڑھا ہو گیا۔

⑧ فعل ناقص "مَا دَامَ"

سوال......: افعال ناقصہ میں سے آٹھواں فعل کون سا ہے اور کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ میں سے آٹھواں فعل مَا دَامَ ہے۔

اور یہ کسی کام کی تجدید اور تعیین وقت کے لیے آتا ہے اس مدت کے ساتھ جس میں اس کے اسم کے ساتھ اس کی خبر ثابت رہے۔

یعنی اپنی خبر کو اپنے اسم کے ساتھ ثابت رکھنے کی مدت کے ساتھ ایک معاملہ کو مقرر کرنے کے لیے آتا ہے تو ضروری ہے کہ اس سے پہلے جملہ فعلیہ یا جملہ اسمیہ ہو۔

مثلاً (اِجْلِسْ مَا دَامَ حَامِدٌ جَالِسًا) تو بیٹھ جب تک حامد بیٹھا ہے۔

(حَامِدٌ قَائِمٌ مَادَامَ حَمَّادٌ قَائِمًا) حامد کھڑا ہونے والا ہے جب تک حماد کھڑا ہونے والا ہے۔

⑨ تا ⑫ فعل ناقص "مَازَالَ، مَابَرِحَ، مَافَتِئَ، مَاانْفَكَّ"

سوال......: افعال ناقصہ میں سے نواں، دسواں، گیارہواں اور بارہواں فعل کون سا ہے اور کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ میں سے نواں فعل مَا زَالَ اور دسواں فعل مَا بَرِحَ اور گیارہواں فعل مَا انْفَكَّ اور بارہواں فعل مَا فَتِئَ ہے۔

یہ چاروں اپنے اسم کی خبر کے دوام کو ثابت کرتے ہیں جب سے اس اسم نے اس خبر کو قبول کیا ہو اور ان سب کے لیے نفی لازم ہے۔

مثلاً (مَا زَالَ حَمَّادٌ عَالِمًا) حماد مسلسل (ہمیشہ سے) عالم رہا۔

(وَمَا بَرِحَ حَامِدٌ صَائِمًا) حامد مسلسل (ہمیشہ سے) روزے دار رہا۔

(وَمَا انْفَكَّ حَمَّادٌ عَاقِلًا) حماد مسلسل (ہمیشہ سے) عاقل رہا۔

(وَمَا فَتِئَ حَامِدٌ فَاضِلًا) حامد مسلسل (ہمیشہ سے) فاضل رہا۔

⑬ فعل ناقص ''لَيْسَ''

سوال......: افعال ناقصہ میں سے تیرہواں فعل کون سا ہے اور کس معنی میں استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ میں سے تیرہواں فعل لَيْسَ ہے یہ زمانہ حال میں اور بعض کے نزدیک ہر زمانہ میں مضمون جملہ کی نفی کے لیے آتا ہے۔

مثلاً (لَيْسَ حَامِدٌ قَائِمًا) حامد اس وقت کھڑا نہیں۔حامد کھڑا نہیں۔

سوال......: کیا افعال ناقصہ کی خبروں کو ان کے اسماء پر مقدم کرنا جائز ہے؟

جواب......: ان (افعال) کی خبروں کی ان کے اسماء پر تقدیم (ان کے) عمل کو ثابت رکھتے ہوئے جائز ہے۔مثلاً (كَانَ قَائِمًا حَامِدٌ) حامد کھڑا ہے۔

سوال......: کیا افعال ناقصہ پر ان کی خبروں کی تقدیم جائز ہے؟

جواب......: افعال ناقصہ پر ان کی خبروں کی تقدیم ''مَا'' والے افعال چھوڑ کر جائز ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ مادام کے علاوہ باقی ہر فعل پر اس کی خبر کو مقدم کر سکتے ہیں۔لیکن (مصنف کے نزدیک) کسی حال میں بھی جائز نہیں ہے۔

سوال......: ان افعال کے مشتقات کا عمل کے لحاظ سے کیا حکم ہے؟

جواب......: عمل میں ان افعال کے مشتقات کا حکم انہی کے افعال کی طرح۔

سوال......: افعال ناقصہ ذکر کریں؟

جواب......: افعال ناقصہ مندرجہ ذیل ہیں:

كَانَ صَارَ أَصْبَحَ أَمْسٰى أَضْحٰى

ظَلَّ بَاتَ مَا دَامَ مَا زَالَ

مَا بَرِحَ مَافَتِئَ مَا انْفَكَّ لَيْسَ

[۶۳ اور ۱۳ (۷۶) ہو گئے]

النوع الحادی عشر: گیارہویں قسم:

افعال مقاربہ

سوال......: سماعی عوامل کی گیارہویں قسم کن افعال کے بارے میں ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی گیارہویں قسم افعال مقاربہ کے بارے میں ہے۔

سوال......: افعال مقاربہ کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب......: یہ اپنے فاعل کی خبر کو قریب کرنے پر دلالت کرتے ہیں اسی وجہ سے مقاربہ کہلاتے ہیں۔

سوال......: افعال مقاربہ کتنے ہیں؟

جواب......: افعال مقاربہ چار ہیں۔

① فعل مقاربہ "عَسٰی"

سوال......: افعال مقاربہ میں سے پہلا فعل کون سا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: افعال مقاربہ میں سے پہلا فعل عَسٰی ہے۔

یہ فعل (ماضی) ہے کیونکہ تاء تانیث اس کے ساتھ لگتی ہے۔ مثلاً عَسَتْ اور یہ فعل غیر متصرف ہے کیونکہ اس سے مضارع، اسم فاعل وغیرہ کے صیغے مشتق نہیں ہوتے۔

اور عَسٰی دو طرح کا عمل کرتا ہے:

① پہلا عمل یہ ہے کہ یہ اپنے اسم کو رفع دیتا ہے اور وہ اس کا فاعل ہوتا ہے۔ اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع مع أَنْ ہوگی۔ اور اس وقت (عَسٰی) قَارَبَ کے معنی میں ہوگا۔ مثلاً (عَسٰی حَامِدٌ أَنْ يَّخْرُجَ) قریب ہے کہ حامد نکلے۔

تو اس مثال میں (حَامِدٌ) مرفوع ہوگا کیونکہ وہ اس کا فاعل ہے۔

اور (أَنْ یَخْرُجَ) نصب کے محل میں ہے کیونکہ یہ اس کی خبر ہے۔

یعنی (قَارَبَ حَامِدٌ الْخُرُوْجَ) حامد کا خروج قریب ہے۔

جب فاعل اسم ظاہر ہو تو یہ بات واجب ہے کہ افراد، تثنیہ، جمع، تذکیر و تانیث میں عَسٰی کی خبر اسم کے مطابق ہو اور اگر فاعل اسم ضمیر ہو تو اسم اور خبر میں مطابقت شرط نہیں ہے۔

مثلاً (عَسٰی حَامِدٌ أَنْ یَّقُوْمَ) قریب ہے کہ حامد کھڑا ہو۔

(عَسٰی الحَامِدَانِ أَنْ یَّقُوْمَا) قریب ہے کہ دو حامد کھڑے ہوں۔

(عَسٰی الحَامِدُوْنَ أَنْ یَّقُوْمُوْا) قریب ہے کہ سب حامد کھڑے ہوں۔

(عَسَتْ هِنْدٌ أَنْ تَقُوْمَ) قریب ہے کہ ھند کھڑی ہو۔

(عَسَتِ الْهِنْدَانِ أَنْ تَقُوْمَا) قریب ہے کے دو ھندیں کھڑی ہوں۔

(عَسَتِ الْهِنْدَاتُ أَنْ یَّقُمْنَ) قریب ہے کہ سب ھندیں کھڑی ہوں۔

② دوسرا عمل یہ ہے کہ یہ صرف اپنے اسم کو رفع دے۔

اور یہ اس وقت ہوگا جب اس کا اسم فعل مضارع مع أَنْ ہو تو اس وقت یہ فعل مضارع مع أَنْ اس کا اسم رفع کے محل میں ہوگا اس صورت میں عَسٰی قرب کے معنی میں ہوگا۔

مثلاً (عَسٰی أَنْ یَّخْرُجَ حَامِدٌ أَیْ قَرُبَ خُرُوْجُهٗ) قریب ہے کہ حامد نکلے۔ یعنی حامد کا خروج قریب ہے تو پہلی صورت کے برخلاف اس صورت میں اس کو خبر کی ضرورت نہیں کیونکہ پہلی صورت میں خبر کے بغیر مقصد پورا نہیں ہوتا تھا۔ تو پہلی صورت ناقصہ ہوئی اور دوسری صورت تامہ ہوئی۔

﴿۲﴾ فعل مقاربہ ''کَادَ''

سوال......: افعال مقاربہ میں سے دوسرا فعل کون سا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: افعال مقاربہ میں سے دوسرا فعل کَادَ ہے۔

یہ اسم [illegible] رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے [illegible] کی خبر فعل مضارع بغیر أَنْ کے ہوتی ہے۔ لیکن

کبھی اس کی خبر پر عَسٰی کی مشابہت میں أَنْ آ جاتا ہے۔

مثلاً (کَادَ حَامِدٌ یَجِیئُ) حامد کا آنا قریب ہے۔

(حَامِدٌ) اس لئے مرفوع ہے کہ وہ کَادَ کا اسم ہے۔

اور (یَجِیئُ) کَادَ کی خبر ہے اس لئے خبر کے محل میں ہے۔

اس کے معنی (قُرْبَ مَجِیئُ حَامِدٍ) ہیں۔حامد کا آنا قریب ہے۔یعنی حامد آنے کے قریب ہے اور کَادَ متصرف ہے بخلاف عَسٰی کے اور اس کے باقی مشتقات کا یہی حکم ہے جو کَادَ کا ہے۔

مثلاً (لَمْ یَکَدْ حَامِدٌ یَجِیئُ) نہیں قریب کہ حامد آئے۔

(لَا یَکَادُ حَامِدٌ یَجِیئُ) نہیں قریب کہ حامد آئے۔

سوال……: اگر کَادَ پر حرف نفی داخل ہو جائے تو نفی کا معنی دے گا؟

جواب……: اگر کَادَ پر حرف نفی داخل ہو تو اس میں اختلاف ہے۔

① بعض نحاۃ کہتے ہیں کہ حرف نفی مطلق نفی کا فائدہ دیتا ہے۔

② بعض نحاۃ کہتے ہیں کہ حرف نفی مطلق نفی کا فائدہ نہیں دیتا بلکہ مثبت اپنے اثبات پر باقی رہتا ہے۔

③ بعض نحاۃ کہتے ہیں کہ حرف نفی ماضی میں تو نفی کا فائدہ نہیں دیتا لیکن مستقبل (مضارع) میں نفی کا فائدہ دیتا ہے۔

④ نتیجہ اور محقق بات یہ ہے کہ دیگر افعال مثبتہ حرف نفی کے داخل ہونے سے منفی بن جاتے ہیں خواہ ماضی ہوں یا مضارع ہوں۔

۳ فعل مقاربہ "کَرَبَ"

سوال……: افعال مقاربہ میں سے تیسرا فعل کون سا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب……: افعال مقاربہ میں سے تیسرا فعل کَرَبَ ہے۔

یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر أَنْ کے ہوتی ہے۔ مثلاً (کَرَبَ حَامِدٌ یَخْرُجُ) قریب ہے کہ حامد نکلے۔

﴿۴﴾ فعل مقاربہ ''اَوْشَکَ''

سوال......: افعال مقاربہ میں سے چوتھا فعل کون سا ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: افعال مقاربہ میں سے چوتھا فعل اَوْشَکَ ہے۔

یہ اپنے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتا ہے اور اس کی خبر فعل مضارع اکثر مع أَنْ اور کبھی بغیر أَنْ کے ہوتی ہے۔

مثلاً (اَوْشَکَ حَامِدٌ أَنْ یَّجِیْئَ اَوْ یَجِیْئُ) قریب ہے کہ حامد آئے۔ یعنی حامد آنے لگا ہے۔

افعال مقاربہ کی تعداد میں اختلاف

فعل مقاربہ ''جَعَلَ، طَفِقَ، أَخَذَ''

سوال......: افعال مقاربہ کی تعداد میں کیا اختلاف ہے؟

جواب......: بعض (جیسے ابن حاجب وغیرہ) کا کہنا ہے کہ افعال مقاربہ سات ہیں:

چار گزشتہ اور تین یہ: جَعَلَ، طَفِقَ، أَخَذَ یہ تینوں کَرَبَ کے مرادف (ہم معنی) ہیں اور استعمال میں کَرَبَ کی طرح ہیں (ان کی خبر ہمیشہ فعل مضارع بغیر أَنْ کے ہوگی) اور یہ تینوں (جَعَلَ، طَفِقَ، أَخَذَ) ۹۱ عوامل میں شامل نہیں ہیں۔

سوال......: افعال مقاربہ ذکر کریں؟

جواب......: افعال مقاربہ مندرجہ ذیل ہیں:

عَسٰی	کَادَ	کَرَبَ	اَوْشَکَ
جَعَلَ		طَفِقَ	أَخَذَ

[۷۶ اور ۴ (۸۰) ہوگئے]

النوع الثانی عشر: بارہویں قسم:

افعال مدح وذم

سوال......: سماعی عوامل کی بارہویں قسم کن افعال کے بارے میں ہے؟

جواب......: سماعی عوامل کی بارہویں قسم افعال مدح وذم کے بارے میں ہے۔

سوال......: افعال مدح وذم کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب......: ان کو افعال مدح وذم اس لیے کہتے ہیں کہ ان سے کسی شخص کی مدح (اچھائی) اور ذم (برائی) کو بیان کیا جاتا ہے۔

سوال......: افعال مدح وذم کتنے ہیں؟

جواب......: افعال مدح وذم چار ہیں۔

① فعل مدح "نِعْمَ"

سوال......: افعال مدح وذم میں پہلا فعل کون سا ہے؟

جواب......: افعال مدح وذم میں سے پہلا فعل نِعْمَ ہے۔

سوال......: نِعْمَ اصل میں کیا تھا؟

جواب......: اس کی اصل نَعِمَ فاء کلمہ مفتوح اور عین کلمہ مکسور، عین کلمہ کی اتباع میں فاء کلمہ کو کسرہ دیا پھر تخفیفاً عین کلمہ کو ساکن کر دیا تو نِعْمَ ہو گیا۔

سوال......: نِعْمَ کے فاعل کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: نِعْمَ فاعل کی تین صورتیں ہیں:

① نِعْمَ کا فاعل کبھی اسم جنس معرف باللام ہوتا ہے۔

مثلاً (نِعْمَ الرَّجُلُ حَامِدٌ) حامد اچھا آدمی ہے۔

(الرَّجُلُ) نِعْمَ کا فاعل ہونے کی وجہ سے مرفوع ہے اور (حَامِدٌ) مخصوص بالمدح اس لیے مرفوع ہے کہ مبتدا ہے اور (نِعْمَ الرَّجُلُ) (فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ انشائیہ ہوکر) مبتدا کی خبر مقدم ہے۔

یا پھر وہ (حَامِدٌ) اس لیے مرفوع ہے کہ وہ مبتدا (ضمیر محذوف) کی خبر ہے۔اس جملہ کی تقدیری عبارت اس طرح ہوگی :

(نِعْمَ الرَّجُلُ هُوَحَامِدٌ) اچھا آدمی وہ حامد ہے۔

تو پہلی صورت میں (جب حَامِدٌ کا رفع مبتدا مؤخر ہونے کی وجہ سے ہو) ایک جملہ ہوگا۔(یعنی جملہ انشائیہ)

دوسری صورت (جب حامد مبتدا محذوف کی خبر ہو) دو جملے ہوں گے (پہلا جملہ فعلیہ انشائیہ اور دوسرا جملہ اسمیہ خبریہ)

② نِعْمَ کا فاعل کبھی ایسا اسم ہوتا ہے جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔

مثلاً (نِعْمَ صَاحِبُ الرَّجُلِ حَامِدٌ) آدمی کا ساتھی حامد اچھا ہے۔

③ نِعْمَ کا فاعل کبھی ضمیر مستتر ممیز ہوگی اور اس کی تمیز نکرہ منصوبہ ہوگی اور ضمیر معہود ذہنی کی طرف راجع ہوگی۔مثلاً (نِعْمَ رَجُلًا حَامِدٌ) حامد اچھا آدمی ہے۔

سوال......: کیا مخصوص بالمدح کو حذف کر سکتے ہیں؟

جواب......: جب مخصوص بالمدح پر کوئی قرینہ دلیل ہو تو مخصوص کو حذف کر دیتے ہیں۔

مثلاً (نِعْمَ الْعَبْدُ أَیْ نِعْمَ الْعَبْدُ اَیُّوْبُ) اچھا بندہ (آدمی) ہیں۔یعنی ایوب (علیہ السلام) اچھے انسان ہیں۔

(قرینه) آیت کا ایوب علیہ السلام کے قصے میں وارد ہونا ہے۔

سوال......: مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم میں کیا شرط ہے؟

جواب......: مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم میں شرط افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں فاعل کے مطابق ہونا ہے۔

مثلاً (نِعْمَ الرَّجُلُ حَامِدٌ) حامد اچھا آدمی ہے۔

(نِعْمَ الرَّجُلَانِ الحَامِدَانِ) دونوں حامد اچھے آدمی ہیں۔

(نِعْمَ الرِّجَالُ الحَامِدُوْنَ) سب حامد اچھے آدمی ہیں۔

(نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ هِنْدٌ) هند اچھی عورت ہے۔

(نِعْمَتِ الْمَرْأَتَانِ الْهِنْدَانِ) دونوں هند نام کی عورتیں اچھی ہیں۔

(نِعْمَتِ النِّسَاءُ الْهِنْدَاتُ) سب هند نام کی عورتیں اچھی ہیں۔

۲ فعل ذم "بِئْسَ"

سوال......: افعال مدح وذم میں دوسرا فعل ذم کون سا ہے اس کی اصل اوراس کے فاعل کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب......: افعال مدح وذم میں سے دوسرا فعل ذم بِئْسَ ہے۔

سوال......: بِئْسَ اصل میں کیا تھا؟

جواب......: بِئْسَ اصل میں بَئِسَ تھا عَلِمَ کے وزن پر، عین کے موافق فا (کلمہ) کو کسرہ دیا پھر تخفیفاً عین کو ساکن کر دیا بِئْسَ ہو گیا۔

سوال......: بِئْسَ کے فاعل کی کتنی حالتیں ہیں؟

جواب......: بِئْسَ کے فاعل کی نِعْمَ کی طرح تین حالتیں ہیں۔اور تمام مذکورہ احکام میں مخصوص بالذم کا حکم بھی مخصوص بالمدح والا ہے۔

مثلاً (بِئْسَ الرَّجُلُ حَامِدٌ) حامد برا آدمی ہے۔

(بِئْسَ صَاحِبُ الرَّجُلِ حَامِدٌ) آدمی کا ساتھی حامد برا ہے۔

(بِئْسَ رَجُلًا حَامِدٌ) حامد برا آدمی ہے۔

(بِئْسَ الرَّجُلَانِ الحَامِدَانِ) دونوں حامد برے آدمی ہیں۔

(بِئْسَ الرِّجَالُ الحَامِدُوْنَ) سب حامد برے آدمی ہیں۔

(بِئْسَتِ الْمَرْأَۃُ ھِنْدٌ) ھند بری عورت ہے۔

(بِئْسَتِ الْمَرْأَتَانِ الْھِنْدَانِ) دونوں ھند نام کی عورتیں بری ہیں۔

(بِئْسَتِ النِّسَاءُ الْھِنْدَاتُ) سب ھند نام کی عورتیں بری ہیں۔

③ فعل ذم ''سآءَ''

سوال......:افعال مدح وذم میں تیسرا فعل (ذم) کون سا ہے اور اس کا کیا استعمال ہے؟

جواب......: افعال مدح وذم میں سے تیسرا فعل (ذم) سآءَ ہے۔ یہ بِئْسَ کا مترادف ہے اور جملہ طرق استعمال میں بِئْسَ کے موافق ہے۔

④ فعل (مدح) ''حَبَّ''

سوال......:افعال مدح وذم میں چوتھا فعل (مدح) کون سا ہے اس کی اصل اور اس کے فاعل کی کیا صورتیں ہیں؟

جواب......: افعال مدح وذم میں سے چوتھا فعل (مدح) حَبَّ ہے۔

سوال......: حَبَّ اصل میں کیا تھا؟

جواب......: حَبَّ اصل میں حَبُبَ (بضم العین) تھا پہلی باء کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کیا حَبَّ ہو گیا اور حَبَّ کبھی استعمال میں ذَا سے الگ نہیں ہوگا اسی بناء پر افعال مدح و ذم کی تقریر میں حَبَّذَا ذکر کرتے ہیں، اور یہ نعم کے مترادف المعنی (ہم معنی) ہے۔ اور ذَا اس کا فاعل ہے اور اس کا مخصوص بالمدح ہمیشہ اس کے بعد ہی مذکور ہوتا ہے اور مذکورہ دونوں صورتوں میں اس کا اعراب نِعْمَ والا ہوتا ہے۔ لیکن مخصوص حَبَّذَا مندرجہ ذیل (پانچوں) صورتوں میں اپنے فاعل (ذَا) کے مطابق نہیں ہوتا۔

مثلاً (حَبَّذَا حَامِدٌ) حامد اچھا ہے۔ (حَبَّذَا الحَامِدَانِ) دونوں حامد اچھے ہیں۔ (حَبَّذَا الحَامِدُوْنَ) سب حامد اچھے ہیں۔

(حَبَّذَا هِنْدٌ) ھند اچھی ہے۔ (حَبَّذَا الْهِنْدَانِ) دونوں ھند نام کی عورتیں اچھی ہیں۔
(حَبَّذَا الْهِنْدَاتُ) سب ھند نام کی عورتیں اچھی ہیں۔

سوال……: کیا یہ جائز ہے کہ مخصوص سے پہلے یا بعد میں کوئی (دوسرا) اسم واقع ہو اگر جائز ہے تو اس کے احکام کیا ہیں؟

جواب……: ہاں یہ جائز ہے کہ مخصوص سے پہلے یا بعد میں کوئی (دوسرا) اسم واقع ہو جو (افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں) مخصوص کے ساتھ موافق ہو اور اعراباً منصوب ہو خواہ تمیز کی وجہ سے خواہ حال واقع ہونے کی وجہ سے۔

مثلاً (حَبَّذَا رَجُلًا حَامِدٌ) حامد اچھا آدمی ہے۔

(حَبَّذَا رَاكِبًا حَامِدٌ) حامد اچھا ہے سوار ہونے والا۔

(حَبَّذَا حَامِدٌ رَجُلًا) حامد اچھا آدمی ہے۔

(حَبَّذَا حَامِدٌ رَاكِبًا) حامد اچھا ہے سوار ہونے والا۔

سوال……: کیا ان میں تصرف کرنا جائز ہے؟

جواب……: ان افعال کے آخر میں تائے ساکنہ کے الحاق کے علاوہ اور کوئی تصرف کرنا جائز نہیں ہے اسی وجہ سے ان افعال کا نام غیر متصرفہ رکھا گیا ہے۔ (اور حَبَّذَا میں تاء کا الحاق نہیں ہو سکتا)

سوال……: افعال مدح و ذم ذکر کریں؟

جواب……: افعال مدح و ذم مندرجہ ذیل ہیں:

نِعْمَ   حَبَّ   سَآءَ   بِئْسَ

[۸۰ اور ۴ (۸۴) ہو گئے]

❋❋❋❋

النوع الثالث عشر: تیرہویں قسم:

افعال قلوب

سوال: سماعی عوامل کی تیرہویں قسم کن افعال کے بارے میں ہے؟

جواب: سماعی عوامل کی تیرہویں قسم افعال قلوب کے بارے میں ہے۔

سوال: افعال قلوب کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب: ان کو افعال قلوب اس لیے کہتے ہیں کہ یہ افعال دل سے صادر ہوتے ہیں اوران کے صدور میں جوارح (اعضاء) کا کوئی دخل نہیں ہوتا۔

سوال: افعال قلوب کا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب: افعال قلوب کا دوسرا نام افعال شک ویقین ہے کیوں کہ بعض شک کے لیے ہیں اور بعض یقین کے لیے ہیں۔

سوال: افعال قلوب کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب: افعال قلوب مبتدا خبر پر داخل ہوکر دونوں کو مفعول ہونے کی بناء پر نصب دیتے ہیں۔

سوال: افعال قلوب کتنے ہیں؟

جواب: افعال قلوب سات ہیں۔

سوال: افعال قلوب کو کتنے حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

جواب: افعال قلوب کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

① تین شک کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

② تین یقین کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

③ ایک شک ویقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

❶ تا ❸ فعل قلوب "حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ، خِلْتُ"

سوال:……افعال قلوب میں سے کتنے فعل شک کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب:……افعال قلوب میں سے پہلے تین فعل: حَسِبْتُ، ظَنَنْتُ اور خِلْتُ شک کے لیے آتے ہیں۔

مثلاً (حَسِبْتُ حَامِدًا فَاضِلًا) میں نے حامد کو فاضل سمجھا۔

(ظَنَنْتُ حَمَّادًا نَائِمًا) میں حماد نے کو سویا ہوا خیال کیا۔

(خِلْتُ خَالِدًا قَائِمًا) میں نے خالد کو کھڑا خیال کیا۔

سوال:……جب ظَنَنْتُ تہمت کے معنی میں ہو تو کیا یہ افعال قلوب میں سے ہوتا ہے یا نہیں؟

جواب:……ظَنَنْتُ جب ظِنَّةٌ (بکسر ظاء وتشدید نون) سے ماخوذ ہو بمعنی تہمت لگانا، تو (وہ افعال قلوب میں سے نہیں ہوتا اور) وہ دوسرا مفعول نہیں چاہتا۔

مثلاً (ظَنَنْتُ حَامِدًا أَيِ اتَّهَمْتُهُ) میں نے حامد کو متہم خیال کیا۔

❹ تا ❻ فعل قلوب "عَلِمْتُ، رَأَيْتُ، وَجَدْتُ"

سوال:……افعال قلوب میں سے کون سے فعل یقین کے لیے استعمال ہوتے ہیں؟

جواب:……افعال قلوب میں سے دوسرے تین فعل: عَلِمْتُ، رَأَيْتُ اور وَجَدْتُ یقین کے لیے آتے ہیں۔

مثلاً (عَلِمْتُ حَامِدًا أَمِينًا) میں نے حامد کو امانت دار یقین کیا۔یعنی یقینا حامد امین ہے۔

(رَأَيْتُ حَمَّادًا فَاضِلًا) میں نے حماد کو فاضل یقین کیا۔یعنی میرے نزدیک یقینا حماد فاضل ہے۔

(وَجَدْتُ الْبَيْتَ رَهِينًا) میں نے مکان کو گروی یقین کیا۔یعنی یقینا مکان گروی ہے۔

سوال......: جب یہ افعال (عَلِمْتُ، رَأَیْتُ، وَجَدْتُ) یقین سے ہٹ کر معنی دیں تو کیا یہ افعال، افعال قلوب ہوتے ہیں یا نہیں؟

جواب......: جب یہ تینوں افعال یقین سے ہٹ کر معنی دیں تو اس وقت ان کا ایک متعلق اور ایک ہی مفعول ہوگا اور یہ افعال، افعال قلوب نہیں ہوں گے۔

عَلِمْتُ بمعنی عَرَفْتُ

مثلاً (عَلِمْتُ حَامِدًا أَیْ عَرَفْتُهُ) میں نے حامد کو پہچان لیا۔

رَأَیْتُ بمعنی أَبْصَرْتُ

اللہ تعالیٰ کا قول: ﴿فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰی﴾ (الصفت:۱۰۲) تو دیکھ تو کیا خیال کرتا ہے؟

وَجَدْتُ بمعنی أَصَبْتُ

مثلاً (وَجَدْتُ الضَّالَّةَ أَیْ أَصَبْتُهَا) میں نے گمشدہ چیز کو پالیا۔

۷ فعل شک ویقین ''زَعَمْتُ''

سوال......: افعال قلوب میں سے کون سا فعل شک ویقین دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے؟

جواب......: افعال قلوب میں سے آخری (ساتواں) فعل زَعَمْتُ شک ویقین دونوں میں مشترک طور پر استعمال ہوتا ہے۔

یقین کے لیے مثلاً (زَعَمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا) یقیناً اللہ بہت زیادہ بخشنے والے ہیں۔

شک کے لیے مثلاً (زَعَمْتُ الشَّیْطَانَ شَکُوْرًا) میں نے شیطان کو راضی ہونے والا گمان کیا۔

سوال......: افعال قلوب میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار (اکتفاء) جائز ہے یا نہیں؟

جواب......: افعال قلوب میں دو مفعولوں میں سے ایک پر اقتصار (اکتفاء) جائز نہیں ہے۔ اس لیے کہ دونوں مفعول ایک اسم کی طرح ہیں کیونکہ ان دونوں کا مضمون حقیقت میں ایک

ساتھ مفعول بہ ہے اور وہ یعنی مضمون مفعول ثانی کا مصدر ہے جو مفعول اول کی طرف مضاف ہو رہا ہے جب کہ

(عَلِمْتُ حَامِدًا فَاضِلًا) میں نے حامد کو فاضل جانا۔

کے معنی (عَلِمْتُ فَضْلَ حَامِدٍ) میں نے حامد کے فضل کو جانا۔

کے ہیں ایک مفعول کو حذف کرنا ایک ہی کلمے کے بعض اجزاء کو حذف کرنا ہے (جو کہ ناجائز ہے۔)

سوال......: جب افعال قلوب اپنے مفعولوں کے وسط میں واقع ہوں یا مؤخر ہوں تو ان کا کیا حکم ہوتا ہے؟

جواب......: جب افعال قلوب وسط میں یا مؤخر واقع ہوں تو اس کی تین صورتیں ہیں۔

① افعال کے عمل کا باطل کرنا جائز ہوگا۔

مثلاً (حَامِدٌ ظَنَنْتُ قَائِمٌ) میں نے حامد کو کھڑا سمجھا۔

(حَامِدًا ظَنَنْتُ قَائِمًا) میں نے حامد کو کھڑا سمجھا۔

(حَامِدٌ قَائِمٌ ظَنَنْتُ) میں نے حامد کو کھڑا سمجھا۔

(حَامِدًا قَائِمًا ظَنَنْتُ) میں نے حامد کو کھڑا سمجھا۔

② ان کے عمل کا ثابت رکھنا اور باطل کرنا برابر ہے۔

③ بعض نحاۃ کہتے ہیں کہ توسط فعل (فعل دونوں مفعولوں کے درمیان ہو) کی صورت میں اِعمال (عمل دینا عمل برقرار رکھنا) اولیٰ ہے اور تاخر فعل (فعل دونوں مفعولوں کے بعد ہو) کی صورت میں اِبطال (افعال قلوب کے عمل کو باطل کرنا) اولیٰ ہے۔

سوال......: افعال قلوب پر ابتدا میں ہمزہ داخل کیا جائے تو یہ کتنے مفعولوں کے لیے آتا ہے؟

جواب......: افعال قلوب میں سے جب عَلِمْتُ اور رَأَيْتُ پر ہمزہ کو داخل کیا جائے تو یہ تین مفولوں کی طرف متعدی ہوتا ہے۔

مثلاً (أَعْلَمْتُ حَامِدًا حَمَّادًا فَاضِلًا) میں نے حامد کو حماد کے فاضل ہونے کی خبر

دی۔ (أَرَيْتُ حَامِدًا خَالِدًا عَالِمًا) میں نے حامد کو خالد کا عالم ہونا بتایا۔

ان دونوں (فعلوں) پر ہمزہ کے بڑھانے کی وجہ سے ایک تیسرا مفعول بڑھایا گیا کیونکہ یہ ہمزہ (باب افعال کا) تصییر کے لیے ہے تو پہلی مثال کے معنی ہیں کہ میں نے حامد کو اس پر ابھارا کے وہ جان لے کہ حماد فاضل ہے۔

اور دوسری مثال کے معنی ہیں کہ حامد جان لے کہ خالد عالم ہے۔

اور ہمزہ کی زیادتی ان ہی دو فعلوں کے ساتھ خاص ہے دوسرے فعلوں کے ساتھ خاص نہیں ہے اور یہ (ہمزہ کا دخول) عرب سے مسموع ہے۔

لیکن اخفش کا اس میں اختلاف ہے وہ أَعْلَمْتُ اور أَرَيْتُ سے قیاس کرتے ہوئے ان تمام افعال میں ہمزہ کی زیادتی کو جائز قرار دیتے ہیں۔

مثلاً: (أَظْنَنْتُ وَأَحْسَبْتُ وَأَخَلْتُ وَأَوْجَدْتُ وَأَزْعَمْتُ حَامِدًا حَمَّادًا فَاضِلًا)

سوال......: أَنْبَأَ اور نَبَّأَ، أَخْبَرَ اور خَبَّرَ کتنے مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں؟

جواب......: أَنْبَأَ اور نَبَّأَ، أَخْبَرَ اور خَبَّرَ بھی تین مفعولوں کی طرف متعدی ہوتے ہیں۔

سوال......: کیا ان مفعولوں میں سے کسی مفعول کو حذف کر سکتے ہیں؟

جواب......: مفاعیل ثلثہ میں سے مفعول اول کو حذف کرنا کسی حال میں جائز نہیں البتہ آخری دونوں کو حذف کرنا جائز ہے اور دونوں میں سے ایک کو دوسرے کے بغیر حذف کرنا جائز نہیں ہے۔

سوال......: افعال قلوب ذکر کریں؟

جواب......: افعال قلوب مندرجہ ذیل ہیں:

حَسِبْتُ ظَنَنْتُ خِلْتُ

عَلِمْتُ رَأَيْتُ وَجَدْتُ زَعَمْتُ

[۸۴ اور (۷) ۹۱ ہو گئے]

(سماعی عوامل مکمل)

العوامل القياسية: قیاسی عوامل

سوال......: قیاسی عوامل کتنے ہیں؟

جواب......: قیاسی عوامل سات ہیں۔

سوال......: قیاسی عوامل سے کیا مراد ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل وہ ہیں جن کا کوئی نہ کوئی قاعدہ ہو۔

الاول: الفعل:

فعل

سوال......: قیاسی عوامل میں سے پہلا عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے پہلا عامل فعل ہے۔

سوال......: فعل کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: فعل مطلق طور پر (کسی قسم کی قید کے بغیر) لازم ہو یا متعدی ماضی ہو یا مضارع امر ہو یا نہی فاعل کو رفع دیتا ہے۔ مثلاً (قَامَ حَامِدٌ) حامد کھڑا ہوا۔ (یہ فعل لازم کی مثال ہے) (ضَرَبَ حَامِدٌ) حامد نے مارا (یہ فعل متعدی کی مثال ہے) اور متعدی ہونے کی صورت میں اپنے مفعول کو نصب بھی دیتا ہے۔ مثلاً (ضَرَبَ حَامِدٌ حَمَّادًا) حامد نے حماد کو مارا۔

سوال......: کیا فاعل اور مفعول کو فعل سے پہلے لانا جائز ہے؟

جواب......: فاعل کو فعل سے پہلے لانا ناجائز جبکہ مفعول کو پہلے لانا جائز ہے۔

سوال......: کیا فاعل اور مفعول کو حذف کرنا جائز ہے؟

جواب......: فاعل کو حذف کرنا ناجائز اور مفعول کو حذف کرنا جائز ہے۔

[۹۱ سماعی اور ۱ قیاسی (۹۲) ہو گئے]

الثانی:المصدر :

مصدر

سوال......: قیاسی عوامل میں سے دوسرا عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے دوسرا عامل مصدر ہے۔

سوال......: مصدر کی وجہ تسمیہ ذکر کریں؟

جواب......: اس کو مصدر اس لیے کہتے ہیں کہ مصدر حدث کا نام ہے جس سے فعل مشتق ہو اصل میں اس کا نام مصدر اس لیے رکھا گیا ہے کہ اس سے فعل کا صدور ہوتا ہے تو یہ اس کا محل (صدورفعل) ہے۔

سوال......: مصدر کے اصل یا فرع ہونے میں بصریوں کا مؤقف دلیل سے واضح کریں؟

جواب......: بصری کہتے ہیں کہ مصدر اصل اور فعل تابع ہے کیونکہ مصدر مستقل بنفسہٖ ہے اور (افادۂ معنی میں) فعل کا محتاج نہیں ہے جبکہ فعل (افادۂ معنی میں) خود مستقل نہیں بلکہ اسم کا محتاج رہتا ہے۔

سوال......: مصدر کے اصل یا فرع ہونے میں کوفیوں کا مؤقف دلیل سے واضح کریں؟

جواب......: کوفی کہتے ہیں کہ فعل اصل ہے اور مصدر فرع ہے کیونکہ فعل میں تعلیل کی وجہ سے مصدر میں تعلیل ہوتی ہے اور فعل میں تعلیل نہ ہوتو مصدر میں بھی تعلیل نہیں ہوتی۔

مثلاً (قَامَ قِيَامًا وَ قَاوَمَ قِوَامًا) قِيَامًا میں واو کو یا سے اس لیے بدلا گیا ہے کہ قَامَ فعل میں واو کو الف سے بدلا ہے اور قِوَامًا میں واو کو تبدیل نہیں کیا گیا کیونکہ قَاوَمَ فعل میں واو تبدیل نہیں ہوتی۔

سوال......: مصدر کے اصل یا فرع ہونے میں مصنف کا راجح مذہب واضح کریں؟

جواب......: مصنف کے نزدیک اس میں کوئی شک نہیں کہ بصریوں کی دلیل مصدر کی مطلق

اصالت (اصل ہونے) کی رہنمائی کر رہی ہے اور کوفیوں کی دلیل فعل کی اعلال کے معاملہ میں رہنمائی کرتی ہے جس سے علی الاطلاق فعل کی اصالت لازم نہیں آتی اور اگر (اصالت و فرعیت کے لیے) صرف اتنی بات (کہ ایک کے اعلال سے دوسرے میں اعلال ہو) اصالت کا تقاضا کرے تو پھر لازم آئے گا کہ یَعِدُ (بالیاء) اور اُکْرِمُ (بالھمزہ) اصل ہوں اور باقی مثالیں (صیغے) فرع اور اس کا کوئی قائل نہیں ہے۔ (کہ یہاں اصالت اور فرعیت کی صورت ہے)

سوال......: مصدر کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: مصدر اپنے فعل والا عمل کرتا ہے اگر مصدر فعل لازم سے ہو تو صرف فاعل کو رفع دے گا۔

مثلاً (أَعْجَبَنِي قِيَامُ حَامِدٍ) حامد کا کھڑا ہونا مجھے اچھا لگا۔

اور اگر وہ فعل متعدی ہو تو فاعل کو رفع دے گا اور مفعول کو نصب دے گا۔

مثلاً (أَعْجَبَنِي ضَرْبُ حَامِدٍ حَمَّادًا) مجھے حامد کا حماد کو مارنا اچھا لگا۔

تو حامد دونوں مثالوں میں اضافت مصدر کی وجہ سے لفظاً مجرور ہے مگر فاعلیت کی بناء پر مرفوع ہے۔

سوال......: مصدر متعدی کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: مصدر متعدی کی پانچ صورتیں ہیں۔

① مصدر فاعل کی طرف مضاف ہو اور مفعول منصوب مذکور ہو۔

مثلاً (أَعْجَبَنِي ضَرْبُ حَامِدٍ حَمَّادًا) مجھے حامد کا حماد کو مارنا اچھا لگا۔

② فاعل کی طرف مضاف ہو اور مفعول مذکور نہ ہو۔

مثلاً (عَجِبْتُ مِن ضَرْبِ حَامِدٍ) میں نے حامد کے مارنے سے تعجب کیا۔

③ مصدر مفعول کی طرف مضاف ہو (نائب فاعل کی طرف مضاف ہو) اور وہ مفعول

فاعل کے قائم مقام واقع ہو

مثلاً (عَجِبْتُ مِن ضَرْبِ حَامِدٍ أَی مِنْ أَنْ یُّضْرَبَ حَامِدٌ) مجھے حامد کے مارے جانے سے تعجب ہوا۔

④ مصدر مفعول کی طرف مضاف ہو اور فاعل مرفوع مذکور ہو۔

مثلاً (عَجِبْتُ مِن ضَرْبِ اللِّصِّ الْجَلَّادُ) مجھے جلاد کے ہاتھوں چور کے مارے جانے پر تعجب ہوا۔

⑤ مصدر مفعول کی طرف مضاف ہو اور فاعل محذوف۔

مثلاً اللہ تعالیٰ کا قول ﴿لَا یَسْئَمُ الْإِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ﴾ (حٰم السجدة:٤٩)(أَی مِنْ دُعائِهِ الْخَیْرِ) انسان بھلائی مانگنے سے نہیں اکتاتا۔

سوال......: مصدر لازم کی کتنی صورتیں ہیں؟

جواب......: مصدر لازم کی ایک صورت ہے کہ وہ اپنے فاعل کی طرف مضاف ہو۔ مثلاً (أَعْجَبَنِیْ قُعُوْدُ حَامِدٍ) مجھے حامد کا بیٹھنا اچھا لگا۔

سوال......: کیا مصدر کا فاعل مستتر اور اس کا معمول مقدم ہو سکتا ہے؟

جواب......: مصدر کا فاعل مستتر نہیں ہوگا اور اس کا معمول ہمیشہ اس کے بعد مذکور ہوگا مقدم نہیں ہوگا۔

[۹۱ سماعی اور ۲ قیاسی (۹۳) ہو گئے]

الثالث: اسم الفاعل:

اسم فاعل

سوال......: قیاسی عوامل میں سے تیسرا عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے تیسرا عامل اسم فاعل ہے۔

سوال......: اسم فاعل کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: اسم فاعل فعل سے مشتق ہوتا ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ فعل قائم ہے۔

سوال......: اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: مصدر کی طرح اسم فاعل بھی اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے۔

یعنی اگر اسم فاعل فعل لازم سے مشتق ہو تو صرف اپنے فاعل کو رفع دے گا۔

مثلاً (حَامِدٌ قَائِمٌ أَبُوْهُ) حامد کا باپ کھڑا ہونے والا ہے۔

اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دے گا۔

مثلاً (حَامِدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهُ حَمَّادًا) حامد کا غلام حماد کو مارنے والا ہے۔

سوال......: اسم فاعل کے عمل کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب......: اسم فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں:

① حال و استقبال کے معنی میں ہو۔ حال و استقبال میں کسی ایک کے معنی میں ہونے کی شرط اس لئے لگائی گی ہے تاکہ اسم فاعل، فعل مضارع کے مکمل طور پر مشابہ ہو جائے جبکہ یہ بات پہلے ہی معلوم ہے کہ اسم فاعل عدد حروف اور حرکات و سکنات میں لفظی طور پر فعل مضارع کے مشابہ ہے تو اب معنی حال یا استقبال کی بناء پر معنوی مشابہت بھی پیدا ہو جائے۔

② چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد آئے وہ چھ چیزیں یہ ہیں:

① اسم فاعل کا اعتماد مبتدا پر ہو اور اسم فاعل اس کی خبر واقع ہو۔

مثلاً (حَامِدٌ ضَارِبٌ غُلَامُهُ حَمَّادًا) حامد کا غلام حماد کو مارنے والا ہے۔

② اسم فاعل کا اعتماد موصول پر ہو اور اسم فاعل اس کا صلہ ہو۔

مثلاً (اَلضَّارِبُ حَمَّادًا فِي الدَّارِ أَيِ الَّذِي هُوَ ضَارِبٌ حَمَّادًا فِي الدَّارِ) وہ شخص جو کہ حماد کو مارنے والا ہے گھر میں (مستقر) ہے۔یعنی وہ شخص جو حماد کو مارنے والا ہے گھر میں ہے۔

③ اسم فاعل کا اعتماد موصوف پر ہو اور اسم فاعل اس کی صفت ہو۔

مثلاً (مَرَرْتُ بِرَجُلٍ ضَارِبٍ ابْنُهُ جَارِيَةً) میں ایسے آدمی کے پاس سے گزرا جس کا بیٹا باندی کو مارنے والا تھا۔

④ اسم فاعل کا اعتماد ذوالحال پر ہو اور اسم فاعل اس کا حال ہو۔

مثلاً (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ رَاكِبًا أَبُوهُ) میں حامد کے پاس سے گزرا اس حال میں کہ اس کا باپ سوار تھا۔

⑤ اسم فاعل کا اعتماد حرف نفی پر ہو یعنی اسم فاعل سے پہلے متصل حرف نفی واقع ہو۔

مثلاً (مَا قَائِمٌ أَبُوهُ) اس کا باپ کھڑا ہونے والا نہیں ہے۔

⑥ حرف استفہام پر ہو یعنی اسم فاعل سے پہلے متصل حرف استفہام واقع ہو۔

(أَقَائِمٌ أَبُوهُ) کیا اس کا باپ کھڑا ہونے والا ہے۔

سوال......: جب اسم فاعل کے عمل کی شرطیں نہ پائی جائیں تو یہ کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: اگر اسم فاعل میں مذکورہ شرطیں نہ پائی جائیں تو یہ کبھی بھی عمل نہیں کرتا بلکہ اسم فاعل اس وقت اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

مثلاً (مَرَرْتُ بِحَامِدٍ ضَارِبِ حَمَّادٍ أَمْسِ) میں حامد کے پاس سے گزرا جو کل (گزشتہ) حماد کو مارنے والا تھا۔

سوال......: اسم فاعل اگر معرف باللام ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: جب اسم فاعل معرف باللام ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے خواہ ماضی ہو یا

حال ہو یا استقبال ہو اور خواہ مذکورہ امور میں سے کسی پر سہارا رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو۔

مثلاً (اَلضَّارِبُ حَمَّادًا الْاٰنَ اَوْ اَمْسِ اَو غَدًا هُوَ حَامِدٌ) وہ شخص جو حماد کو ابھی مارنے والا ہے یا کل مارنے والا تھا یا آئندہ (کل) مارنے والا ہوگا وہ حامد ہے۔

سوال......: اسم فاعل کے وہ صیغے جو مبالغہ کے لیے وضع کیے گئے ہیں کیا عمل کرتے ہیں؟

جواب......: اسم فاعل کے وہ صیغے جو مبالغہ کے لیے وضع کیے گئے ہیں۔

مثلاً (ضَرَّابٌ ضَرُوْبٌ مِضْرَابٌ) "كَثِيْرُ الْضَرْبِ" (بہت زیادہ مارنے) کے معنی میں ہے۔

(عَلَّامَةٌ عَلِيْمٌ) "كَثِيْرُ الْعِلْمِ" (بہت زیادہ جاننے) کے معنی میں ہے۔

(حَذِرٌ) "كَثِيْرُ الْحَذْرِ" (بہت زیادہ بچنے) کے معنی میں ہے۔

یہ عمل میں اس اسم فاعل کی طرح ہیں جس میں مبالغہ نہیں ہے اگرچہ ان صیغوں کی فعل سے لفظی مشابہت زائل ہو چکی ہے لیکن نحویوں نے معنی کی زیادتی کو لفظی مشابہت کے قائم مقام بنا دیا ہے۔

[۹۱ سماعی اور ۳ قیاسی (۹۴) ہو گئے]

الرابع:اسم المفعول:

اسم مفعول

سوال......: قیاسی عوامل میں سے چوتھا عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے چوتھا عامل اسم مفعول ہے۔

سوال......: اسم مفعول کی تعریف کیا ہے؟

جواب......: اسم مفعول فعل سے مشتق (بنتا) ہے اور ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر فعل واقع ہو۔

سوال......: اسم مفعول کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: اسم مفعول فعل مجہول والا عمل کرتا ہے یعنی اسم مفعول اپنے مابعد ایک اسم کو رفع دے گا اس حیثیت سے کہ وہ اسم مفعول کے قائم مقام ہے۔

سوال......: اسم مفعول کے عمل کی کتنی شرطیں ہیں؟

جواب......: اسم مفعول کے عمل کی دو شرطیں ہیں:

① حال و استقبال کے معنی میں ہو۔

② چھ چیزوں میں سے کسی ایک کے بعد آئے وہ چھ چیزیں یہ ہیں:

① اسم مفعول کا اعتماد یا تو مبتدا پر ہو جیسا کہ اسم فاعل میں ہے۔

مثلاً (حَامِدٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ الْاٰنَ أَوْ غَدًا) حامد کا غلام اس وقت مارا گیا ہے یا کل مارا جائے گا۔

② اسم مفعول کا اعتماد موصول پر۔

مثلاً (اَلْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ حَامِدٌ) وہ شخص کہ جس کا غلام مارا گیا ہے وہ حامد ہے۔

③ اسم مفعول کا اعتماد موصوف پر۔

مثلاً (جَاءَ نِيْ رَجُلٌ مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ) میرے پاس ایسا آدمی آیا جس کا غلام مارا گیا ہے۔

④ اسم مفعول کا اعتماد ذوالحال پر۔

مثلاً (جَاءَ نِيْ حَامِدٌ مَضْرُوْبًا غُلَامُهُ) میرے پاس حامد آیا اس حال میں کہ اس کا غلام مارا گیا ہے۔

⑤ اسم مفعول کا اعتماد حرف نفی پر۔

مثلاً (مَا مَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ) اس کا غلام نہیں مارا گیا۔

⑥ اسم مفعول کا اعتماد حرف استفہام پر۔

(أَمَضْرُوْبٌ غُلَامُهُ) کیا اس کا غلام مارا گیا۔

سوال......: اگر اسم مفعول میں مذکورہ بالا شرائط نہ پائی جائیں تو کیا یہ عمل کرتا ہے یا نہیں؟

جواب......: اگر اسم مفعول میں مذکورہ شرطیں نہ پائی جائیں تو یہ عمل نہیں کرتا بلکہ ضروری طور پر اپنے مابعد کی طرف مضاف ہوتا ہے۔

سوال......: اسم مفعول اگر معرف باللام ہو تو کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: جب اسم مفعول معرف باللام ہو تو بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے اور نائب فاعل کو رفع دیتا ہے۔ خواہ ماضی ہو یا حال ہو یا استقبال جیسے اسم فاعل کی بحث میں گزر چکا ہے۔

مثلاً (جَاءَ نِي الْمَضْرُوْبُ غُلَامُهُ) میرے پاس وہ شخص آیا جس کا غلام مارا گیا ہے۔

[۹۱ سماعی اور ۴ قیاسی (۹۵) ہو گئے]

الخامس: الصفة المشبهة:

صفت مشبہ

سوال......: قیاسی عوامل میں سے پانچواں عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے پانچواں عامل صفت مشبہ ہے۔

سوال......: صفت مشبہ کی وجہ تسمیہ بیان کریں؟

جواب......: اس کو صفت مشبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ یہ اسم فاعل کے مشابہ ہے اور یہ مشابہت دو طرح سے ہے۔

① گردان کے اعتبار سے یہ اسم فاعل کے مشابہ ہے یعنی جس طرح اسم فاعل مذکر و مؤنث اور تثنیہ و جمع ہوتا ہے یہ بھی مذکر و مؤنث اور تثنیہ و جمع ہوتی ہے۔

مثلاً (حَسَنٌ) اچھائی والا ایک مرد۔ (حَسَنَانِ) اچھائی والے دو مرد۔

(حَسَنُوْنَ) اچھائی والے سب مرد۔

(حَسَنَةٌ) اچھائی والی ایک عورت۔ (حَسَنَتَانِ) اچھائی والی دو عورتیں۔

(حَسَنَاتٌ) اچھائی والی سب عورتیں۔

جس طرح

(ضَارِبٌ) مارنے والا ایک مرد۔ (ضَارِبَان) مارنے والے دو مرد۔

(ضَارِبُوْنَ) مارنے والے سب مرد۔

(ضَارِبَةٌ) مارنے والی ایک عورت۔ (ضَارِبَتَانِ) مارنے والی دو عورتیں۔

(ضَارِبَاتٌ) مارنے والی سب عورتیں۔

② صفت ہونے کے اعتبار سے بھی یہ اسم فاعل کے مشابہ ہے کیونکہ اسم فاعل بھی اصل میں صفت ہی ہے اور صفت تو صفت ہے ہی جیسے (حَسَنٌ) سے وصف حسن ثابت ہوتا ہے

یعنی یہ وضع کے اعتبار سے ایک ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ بھلائی اور خوبی کا وصف قائم ہو اسی طرح صیغۂ اسم فاعل بھی ایک مبہم ذات پر دلالت کرتا ہے جس کے ساتھ فعل قائم ہو جیسے **نصر، ضرب، قعود، قیام** وغیرہ یہ احوال ہیں اور احوال اوصاف ہوتے ہیں۔ الغرض دونوں میں ذات مبہم کے ساتھ اس کے احوال پر دلالت موجود ہے۔

سوال......:صفت مشبہ کس فعل سے مشتق ہے؟

جواب......:صفت مشبہ ایسے فعل سے مشتق ہوتی ہے جو لازم ہوتا ہے اور دلالت کرتا ہے کہ اس کا مصدر اس کے فاعل کے لیے وضع کے اعتبار سے استمرار اور دوام کے طور پر ثابت ہے۔

سوال......:صفت مشبہ کیا عمل کرتی ہے؟

جواب......:صفت مشبہ زمانہ کی شرط کے بغیر اپنے فعل جیسا عمل کرتی ہے کیونکہ یہ ثبوت کے معنی میں ہوتی ہے۔اور البتہ اعتماد کی شرط اس میں بھی معتبر ہے۔مگر موصول پر اعتماد اس میں نہیں ہے کیونکہ اس پر جو لام آتا ہے وہ متفق طور پر موصولہ نہیں ہے۔اور کبھی صفت مشبہ کا معمول معرفہ میں مفعول سے تشبیہ کی وجہ سے اور نکرہ میں تمیز کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے اور اضافت کی وجہ سے مجرور بھی ہوتا ہے۔

سوال......:صفت مشبہ کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں یا سماعی؟

جواب......:اسم فاعل کے صیغے قیاسی ہوتے ہیں اور صفت مشبہ کے صیغے سماعی ہوتے ہیں۔

مثلاً (حَسَنٌ) خوبصورت (صَعْبٌ) دشوار (شَدِيْدٌ) سخت

[۹۱ سماعی اور ۵ قیاسی (۹۶) ہو گئے]

السادس: المضاف:

مضاف

سوال......: قیاسی عوامل میں سے چھٹا عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے چھٹا عامل مضاف ہے۔

سوال......: مضاف کون سا اسم ہے اور کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: مضاف ہر وہ اسم ہے جس کو دوسرے اسم کی طرف منسوب کر دیا ہو تو پہلا اسم دوسرے کو (مضاف ہونے کی وجہ سے) جر دے گا، لام اور تنوین اور اس کے قائم مقام نون تثنیہ اور نون جمع سے بھی خالی ہوگا۔

سوال......: اضافت معنوی کے کتنے معانی ہیں اور کون کون سے ہیں؟

جواب......: اضافت کے تین معانی ہیں۔

① اضافت معنوی لام مقدرہ کے معنی میں ہوتی ہے اگر مضاف الیہ مضاف کی جنس سے نہ ہو اور نہ ہی اس کے لیے ظرف ہو۔

مثلاً (غُلَامُ حَامِدٍ) حامد کا غلام۔

② اضافت معنوی مِن کے معنی میں ہوتی ہے اگر مضاف الیہ مضاف کی جنس سے ہو۔

مثلاً (خَاتَمُ فِضَّةٍ) چاندی کی انگوٹھی۔

③ اضافت معنوی فی کے معنی میں ہوتی ہے اگر مضاف الیہ مضاف کے لیے ظرف ہو۔

مثلاً (ضَرْبُ الْيَوْمِ) مار کا دن۔ یعنی ایسا دن جس میں مار پڑی۔

[۹۱ سماعی اور ۶ قیاسی (۹۷) ہوگئے]

السابع: الاسم التام:

اسم تام

سوال......: قیاسی عوامل میں سے ساتواں عامل کون سا ہے؟

جواب......: قیاسی عوامل میں سے ساتواں عامل اسم تام ہے۔

سوال......: اسم تام کون سا اسم ہے؟

جواب......: اسم تام ہر وہ اسم ہے جو پورا ہو، تو اضافت سے بھی مستغنی (بے نیاز) ہو یا تو اس کے آخر میں تنوین ہو یا تنوین کے قائم مقام نون تثنیہ اور جمع میں سے کوئی ہو۔ یا اس کے آخر میں مضاف الیہ ہو۔

سوال......: اسم تام کیا عمل کرتا ہے؟

جواب......: اسم تام نکرہ کو اپنی تمیز ہونے کی بناء پر نصب دیتا ہے اور تمیز اسم تام کے ابہام کو دور کر دیتی ہے۔

مثلاً (عِنْدِیْ رَطْلٌ زَیْتًا) میرے پاس ایک رطل ہے زیتون سے۔ یعنی میرے پاس ایک رطل زیتون ہے۔

(عِنْدِیْ مَنَوَانِ سَمْنًا) میرے پاس دو من (دو سیر) ہے گھی سے۔ یعنی میرے پاس دو من (دو سیر) گھی ہے۔

(عِنْدِیْ عِشْرُوْنَ دِرْھَمًا) میرے پاس بیس ہیں درھموں سے۔ یعنی میرے پاس بیس درھم ہیں۔

(لِیْ مَلْئُوْہٗ عَسَلًا) میرے لیے بھرنا ہے شہد سے۔ یعنی میرے لیے شہد کا بھرنا ہے۔

[۹۱ سماعی اور ۷ قیاسی (۹۸) عامل ہو گئے] (قیاسی عوامل مکمل)

معنوی عامل

سوال......: معنوی عوامل کتنے ہیں؟

جواب......: معنوی عوامل دو ہیں۔

الاول: العامل فی المبتدإ والخبر:

مبتدا وخبر

سوال......: معنوی عوامل میں سے پہلا عامل کون سا ہے؟

جواب......: معنوی عوامل میں سے پہلا عامل مبتدا وخبر کا عامل ہے۔

سوال......: مبتدا وخبر میں کون سا عامل ہوتا ہے؟

جواب......: مبتدا وخبر میں عامل ابتدا ہے یعنی اسم کا تمام لفظی عوامل سے خالی ہونا ہے۔

مثلاً (حَامِدٌ مُنْطَلِقٌ) حامد جانے والا ہے۔

[۹۱ سماعی، ۷ قیاسی اور ۱ معنوی (۹۹) عامل ہو گئے]

الثانی: العامل فی الفعل المضارع:

فعل مضارع

سوال......: معنوی عوامل میں سے دوسرا عامل کون سا ہے؟

جواب......: معنوی عوامل میں سے دوسرا عامل فعل مضارع کا عامل ہے۔

سوال......: فعل مضارع میں کون سا عامل ہوتا ہے؟

جواب......: فعل مضارع کا صحیح طور پر اسم کی جگہ واقع ہونا (ہی مرفوع ہونے کا باعث) ہے۔

مثلاً (حَامِدٌ يَعْلَمُ) حامد جاننے والا ہے۔

تو يَعْلَمُ فعل مضارع کا اسم کی جگہ واقع ہونا صحیح ہے اس لئے مرفوع ہے۔

جب یہ صحیح ہے تو يَعْلَمُ کی جگہ عَالِمٌ بھی کہا جا سکتا ہے۔ تو اس کا عامل معنوی ہے۔

سوال......: اور کوفیوں کے نزدیک فعل مضارع کا عامل کون سا ہے؟

جواب......: کوفیوں کے نزدیک فعل مضارع کا عامل اس کا نواصب و جوازم سے خالی ہونا ہے اور یہی مضارع کے مرفوع ہونے کا باعث ہے۔ اسی کو ابن مالک نے پسند کیا ہے۔

[۹۱ سماعی اور ۷ قیاسی ۲ معنوی پورے (۱۰۰) عامل ہو گئے]

(معنوی عامل مکمل)